



بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمیع حمد و ثنا و سطلی او خدای یکتا کی ہمتا کی زیبائی کہ جسے اپنی بندگاہ کی بنیاد کو بنا دیا کرتا
 بنیاد ایک پیر تقدیر مٹائی آدم خلقت کریم از او آیا اور از راہ لطف و کرم بی انتہا کی او کی
 عظمیٰ بی پائی اور از بہت بتانیکو نفع و مضمون فیت مشجون نرفع درجات من نشاء و نہیں
 میں انبیا و رسل مقرر فرمائی جنکو مصالح و مکتبہ علوم غیبی نبی کے بحکمہ معجزات بارہ اور خوارق بالہ
 ظاہر محلی و ممتاز کیا اور پیر انہیں ہی مقتضای مضمون فضیلت مشجون فضل و بعض علی بعض ایک
 دوسرے فضل خاص و اور بسبب بقی و اتباع و انکی اقوال و افعال ہدایات آیات کی او صدق
 و مقادیر معجزات ہدایت کی اور ابتغا و وسیلہ اور مجاہدہ جمیلہ بہ و تقویٰ کی متقین و متقین اور
 تسوسلین مجاہدین کو قبول اور موعود نجات و فلاح کا کیا گناہ قابل فی کتابہ المتعال یا ایہا الذین
 امنوا اتقوا اللہ و ابتغوا الیہ الوسیلہ و جاہدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون اور درو سلام بی انتہا
 رسل انبیا و کرام پر سیاہ و درو نامحد و درو سلام نامحد و درو محمد مخصوص جرم حضرت رب
 صاحب مقام محمود و صلیب خاص محبوبیت اختصاص صاحب اصحاب و ارتقاء و ارتقاء خلقت صفا
 تقرب و تمکین اوداد فی مقرب بارگاہ حضرت ذی الشرف و العلی منقطع و معانی

عن الہدیٰ مبلغ کلام ان ہوا لا وحی یوحی قال حیاتی بخیر لکم و ممالی خیر لکم ^{تسبیح}
رحمۃ للعالمین نور پاک مخاطبہ سی خطاب لولاک لما خلقت الافلاک رفعت یاب و فضا لک ذکر
خصویت انت اب شاد و لعمركہ روحی و محبتی فداہ البنی الامی سید ولد آدم الرسول الاکرم
الذی خص بجمیع معجزات الانبیاء و فضل علیہم و علی اہل لبائہ بانفصال الاحد الصمد الذی اعطی
ہام لعیطہ احد اعنی حضرت محمد مصطفیٰ خاتم الانبیاء پر ابی و امی فداہ جسکو او حضرت و ابی العطا یا
جمیع انبیاء و رسل پر فضل و علی اور تمامی معجزات باہرات میں مثل اونکی بلکہ ابلیغ اور فائق اور
بالا و فنی کیا جسکے لئی معجزہ حجت شمس ظہر کیا جسکے لئی حیوانات و نباتات کو متفاد فرمایا
جسکے کف دست رشک پر بیضیاں تیسرے و تیسریں سی شکر زہری معجزہ و کہو ایا او سو ایا جسکے
اشارہ انگشت دست اقدس بالا آسمان قمر کو شق کر دیکھا یا جسکے زیر قدم بالا زمین پر
سخت کو نرم اور رگ نرم کو سخت کر دیا یعنی رگ نرم پر معجزہ عدم انتقائش کا اور تہمت پر معجزہ تقا
کا بکرات و مرآت ظاہر کیا اور نقش کعبی فرمان اوصاف نقش مہر نبوت کی مٹی نہیا ملکہ
او کی زمین و سرمہ سرک کو بختی اثر بخشا نہی ہی کریم خدی رسول اکرم صاحب معجزہ باہر ہر قسم
واجب صلوة و تسلیم الواقع فی قولہ العلیٰ لعظیمہم ان ہمد و لا یکنتم یصلون علی النبی یا ایہا
آمنوا اصلوا علیہ وسلموا تسلیموا لہم صل علی محمد و آلہ کما تحب ترضی و تنعم ما قیل و جاء بہ مولانا
شاہ عبد العزیز فی تفسیر العزیزیۃ یا صاحب الجلال و یا سید البشر من دہیک المیسر فقد لاہ القہر
لا یکن لک شأ کما کا حقیقہ بعد از خدا بزرگ تو ہی قصہ مختصر اور کیا خواب و رقص کیا کسی کہ لسان
الغیب کہے گا جسے شیخ عبد الحق محدث و غیرہ کمال ہی البصر بعینہ اپنی تالیفات میں ہی
ایسی مقام میں تیر کا لکھتے ہیں یہ زمین کی نشان کف پائیدار ہو و سالار و صاحب نظران بڑا
ہو و اور اوپر آں طائرہ اور ازواج مطہرہ اور اصحاب دین مہدین و عابدین و مہدین جنہو

در این روز سی و پنجم و سجا و کوفت دل تصدیق و اعتقاد که کام فرمایا و تسلیع او غیا
 کئی سیما بجهت خاص اس مجرّد نقیض قدم کو نقیض لی صفا منظر لایق کیا اور سوسطی آفتاب غیا
 عقیدت منظر اور فکری ساجی اور دلیل راہ برایت ہی جنگی محمد ثن و اسل سیر کہ سعد بنو کثری
 حضرت و آل انبیاء علیہم السلام القلب محمد بن اعلیم اور باب حضرت ارسطو طهر تم تیرا اذیریم کام کا نجوم
 باجمہر تقدیم شدیم کہ ہم آید و غنی غنیم در غنوا غنہ اور رحمت پر جو جود اللہ تبارک و تعالیٰ
 محمد ثن کہ اور ان کی ایسی معجزات ای ادراک تصنیف و تالیف کونین برین ساری راہ و انوار
 سینہ کی کیموسین با صفا اور صفیات خواہر سیرات از غنیہ معتقدین اسل لا اور دہا باج
 سوسطی سلسلین اسل تقایر باعث اور سبب نقیض اور تقاضا کے سبب رحیم شد و غنیم و اسکنیم
 بکبوتہ جانہ در ضوانہ بعد حمد و صلوة کی دل سبب الیقین اس عجا کہ شریف کی کتاب ہی تقیر
 خاک پا مولیان حضرت سرور انبیاء و مرسلین بند مسکین محمد فرید الدین غنی غنہ کہ اسی بیانیو
 سلمانو ایمان والور بنہ شناسان حضرت افضل الانبیاء مقام خوف و ہر گاہ از غنیم فتنہ
 کا اور محل استغفار و استغاذہ کا ہی استعبد و ابالت من سدا و سدا سدا راہ رحیم و استحضروا
 انغفور الرحیم انکار محالین دین سید المرسلین تو کیطر کہ معاذ فہر وہ سسری سی منکر من اصل
 رسالت تو تصدیق معجزات کجا چنانچہ خاص ان ایام میں بعض بعض بند و نو حکم انگیز
 مدرس انکار مجرّد ثن انہر من جہر روزی استبداد اصرار کو کام میں لاری میں او بعد از آمد
 نسبت ساتھ موصوفہ عیبت اور موصوفہ عیبت کی دی رہی میں لیکن یہ ایک فریدہ ظہور اثری و ثانیہ
 قیامت کے کہ بالغہ عاقل علی علم دین اسلام تہر رسالت حضرت سید الانام بعد خیم آدمی کا قلب کای
 اب انقلب جہا کہ صفی قلب اثر صدق و ایقان مجرّد باہر نقیض قدم شریف رسول انیر و سدا
 بالکل سلب محو جہا کہ معاذ فہر نسبت ای با جو افضل پیران کے غنیم میں ایسی مجرّد باہر

کی ابراع و احداث و دلیل و بیان کو کام فرمایا جسکی وقوع کا ایک پیغمبر یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سی
خود مقرب ہو اور اپنی پیغمبری سے بفضل کے نسبت باوجود موجود ہو اسکی کتب محدثین میں یکساں نہ ہو
حتیٰ کہ الیاذ باللہ خاص سارا نفی معجزہ مرقوم پر لکھی اور اس نفی پر گواہیاں اور دلائل بی اصل نہیں
کری اور اس دلیل باطل کو خاطر خواہ نہ نقض کسی اور ایسی سیالہ کی اشاعت میں سعی فرموا
ان کا اور سارا نفی معجزہ کو حق اور تہ بہ تہ یہ معجزہ رسول کو باطل تعبیر کری یہاں تک کہ
رسالہ پر باد ہو یا یہ جاء الحق و زہق الباطل کے ملاحظہ سی او اس سیالہ کی اول گمان ہو گا
لا حول ولا قوۃ الا باللہ جس سے خواہش ہو کہ کہا وین اور عوام صلا میں مبتلا ہوں تفصیل
اجمال اس مصیبت کبریٰ اور دایہ عظمیٰ کے یہ ہے کہ میان مذہبین نامی ایک حسب سادہ کوئی ہم
مرد ہر قوم عظیم آباد و مقیم حال شہر دہلی جو کھلی دنوں و رات با بٹھا عتہ حلت ہوم ہی غلطی پر
ہوئی اور اسکی استحال میں ہی سعی موفور عمل میں لاکھتی اندون او نہیں نہیں سعی سوچی ہی معجزہ
نقش قدم رسول اکرم کی منکر ہو گئی اور مثل انکار اور بدہشیات کے معجزہ مرقوم پر لکھا
اشارہ اور انتہا کی حدت صافحہ عجائبی علی غم حدیث و روایات مصرعہ کتب محدثین و اہل
معتبرین باخبر خواہ مخالف مروید حضرت صدیق اکبر علیہ السلام اباطیل و وہ کہ یاد خاص عام
کا ذہل اسلام میں غلطی سے دانا اور تفرقہ انداز ہو گئے یہاں تک کہ ایک سارا خاص نفی
معجزہ مرقومہ میں شائع کیا اور کیا یہاں کہ صریح مخالف مصرعات استاکثیرہ صاحبین
و لیس مضمون تراش کر بی اندیشہ روز موجود اور بی پاس لحاظ روح مطہر رسول مقبول کے عدم وجود
ایسی معجزہ باہرہ کا جو کہ کتب محدثین میں بکثرت موجود ہی بنام نہاد بعض بعض کتابوں شہین
معجزہ مرقومہ کے جوڑ موٹ و سطحی پرکائی عوام نادانین کے لکھ یا ہی اور انکار اسکا بطرف
سلف صالح ناحق و نادر و منسوب کر دیا تاکہ ناظرین و ہو کی بین پڑیں کیونکہ کتب اسلاف

لم یظفری کذبیه سکتی من اوس سال کو دیکھ کر انہیں جیسی ہو جاوینا کہ اپنی بیعت میں حضرت
 سوا و اعظم ہیردین اور زیادہ تر بہادر گناہا جا الحق و ربیع الی اہل کا جو عنون پر کما شیر المیہ نہیں
 یہ حرکت شہیدہ فرما سکتی ہیں یا نہیں؟ یا مفاہیض مضمرات الناس علی دین ہر گز نہیں دین
 اس تک و ہنگ سی جلوہ فرما ہوا ہے و شہد اعظم بالعباد کی دعا و اندیشہ کیا ہی اور سب سے علم و فاضل
 و سیاق کلام محمد شریف احادیث کا یہ حال ہی نام سدا کہ دلیل علم فی نفی اثر تقدم کہہ ہی کہ ہر صاحب دین
 و امانت ماہر فن غفار حضرت علیؑ پر ہر سکتی ہی یعنی تہوڑا سا قضا و قدر پر ہر ماہر ماوراء و استحال
 کے کا جائز گناہی کہ دلیل کا علی چاہی گاید علیہ السلام جہاں کے کلام بلاغت البتہ میں فی ہی
 سبب ان قدر اور بہتر ہے کہ اوہ شہادت پر باطل و حق و حق حیات حدیث علم و حقیقت و کذب کلام
 اہل حدیث کو کام فرما سکتے ہوں و انہیں جواب دہ اند لا حول و لا قوۃ الا باللہ کہ یہی پیغمبر ہوں
 رسول مقبول کا کہ پہلی ہی بسم اللہ حضرت شمسہ بی بی ماہرہ رضی اللہ عنہا و جہل و علم کمال ہوا کہ تاکہ
 ہر ذی علم پر غور کیا کہ یہ کلمہ ان میں بہادر حقیقت و حیرت و حیرت ہی اور کلمہ حق و
 مقال اہل حدیث نہایت پوجا و شہادت اپنی حفظ و امان میں رکھی اٹھالی کہتے ہیں کہ اس بہادری
 اور حیرت سے وہ حیران اور ہر غیر و کہ اسلحان اس حیرت پر حیرت سی انگشت بزدان ہی خدا
 کسی کلمہ گوی محمدی مقدر فضائل احمدی دین و زبان قلم پر کہ نفی اپنی مسلم رسول اگر تم کی اثر قدم نہت
 کیونکہ اس کے ہر اور کلمہ جا الحق و ربیع الی اہل کون سلمان اسکی عنوان پر کہہ سکتے ہی پھر تا انا ابو جہل
 پیران سب سے کہ الہ الامان الحفیظ الحفیظ ایسی ہیست منتقل گئی کہ خاص الہی پیغمبر بیتہ و بیتہ
 معتبر و متیقن ہے نہ کہ ہو اور صدق اوسکا حق و کتب یقینم جو ہو گیا حتی کہ جس قصد حق و ربی حضرت
 اکبر ہی بالکل سبب ہو گیا بلکہ علاوہ اسکی باوجود اوہ عالم و فضل اور مذہب و مذہب کہ باقر الہی

[illegible]

ملکی نظر پر گشت جستجوئی کے لئے دو مہینے سے زائد عرصہ صرف ہو سکتا ہے اور جہاں عبارت عربی
ہی ترجمہ ہو سکتا ہے اور دین الزمام کی یہی اور وقت نکات علمیہ سے جس بناس پر بیانی خواطر عوام
در گذر مضمون و امید ہی حسب نظر سے کہ بعض اوقات ایسا مثال لا نظر الی من قال النظر الی
ما قال اس پر بھیہ نہ ہو کہ یہ خیال لغو دین جس جس کتا معتبر کا نتیجہ حوالہ دیتا ہے بلقل عبارت لکھتا
بغور الاخط اور تطبیق عمل میں لا دین اور بعد تحقیق و تحقیق کے صادق و کاذب کو حسب تحقیق بدایا
فرما دین اور اگر احیاناً مقتضای خاصہ انسانی کہیں سچو و سیدیاں اس ضعیف انسان سے
پاؤں تو ازراہ غلو و کم معاف فرما دین اور اس گناہ کا بد عاثر خاتمہ یا دین لا دین اور شاعت
اس عباد کے شخص ابتداء کلمات سے سمجھا جائے کہ دین و قرب قیامت کا ہی عوام سچا
تو ایک نظر خواص سے ضعیف الاعتقاد ہو جاتی ہیں کیونکہ خود تو کتاب پر نظر نہیں کرتے ششوں کی تہی میں
استحضار دنیا میں جہاں کہیں حدیث و تفسیر دستاوردت حوالہ دیدیا نہیں ہو کہ پانی میں اور عوام
آجائی میں المختصر نظر بقصد صرف ایک مقدمہ اور دو باب کی مقرر کردہ مقدمہ میں علی سبیل الاحوال اثبات
و ثبوت ہی اس بات کا کہ جو فضایل اور معجزات پر پیغمبر میں ہوا ہے وہ سب ہی ختم میں جم
ہو بلکہ زاید اور بالغ تر و نسی بائول میں بیان اور تفصیل ہی حدیث و روایات معجزہ قدم
میں اگر کم کی معرقہ شبہات متعلقہ المحل اور تمییز کتب بیانیہ و دیگر کتابوں کے باب دوم میں
رقم ہی دونوں وسوسات و شبہات کا جو خاص ذکر ہے کہ عارض ہو میں اور ان کو بلا لایا
فرما ہو میں اور کشف استارہ او سقسط بازیون اور غلط اندازوں کی جس شخص خاص عام ہو میں آتی ہیں
مقدمہ اول اجمالاً اتنا جانا چاہیے کہ یہ بات مسلمات جمیع فرق اسلامیہ کی جو فضایل و معجزات
الکی پیغمبر و نکو حق تعالیٰ نے ارشاد فرمائی وہ سب ہی پیغمبر کے لئے عطا کئی بلکہ اولیائے مبلغ اور فانی
بالا تر ہمارے حضرت کے لئے ظاہر فرما کر یہ بات مضمون سے ہے اور اجماع کیا ہے ہر علمائے محمدی نے

مقدمہ

باب اول

باب دوم

فی احادیث جو اس باب میں ہیں کتب صحیح معزوہ میں بہری پڑی ہیں اگر وہ اس جگہ سب نقل کیا دین
 تو کتاب طویل مرتب ہو بہر ہی کا حقہ تمام تفصیل نہ لکھی جاوے اسلئے ضرر اشارۃً صحیح بخاری اور صحیح مسلم
 وغیرہ کتب صحیح سی تفسیر کافی ہی کہ خود حضرت فی بعض دفعہ شبہا بعض بعض فضائل کے فرمایا اور بعضی
 حدیثیں بغیر شمار کے ہیں چنانچہ بالتصریح اشال ان مضمون کی بہری حدیثیں ہیں کہ ان میں سے
 فضل محمد علی الانبیاء و علی اہل البیت علی الفضل علی الانبیاء و البیت الحدیث اور اناسید و
 آدم الحدیث اعطیت خصالاً لم یعطین احد قبل الحدیث ان اس حدیث میں تمام الاخلاق و صفات اللہ تعالیٰ
 وغیرہ کا ان سب کو ہر شخص دیکھ سکتا ہے اور ہمیشہ تلاحظہ سے انکی ظاہر ہوگا کہ کس طرح علی فضیلت میں اور ہر
 اپنی حضرت بیان فرماتی ہے جو کہ اگلی پیغمبر نہیں رہتی لیکن ہمیشہ کا لافتر ہی تہی شاد کر دیتی ہے
 یعنی حضرت کو ان پر گونہی ہی کچھ فخر اور بڑائی نہیں حاصل بلکہ حضرت انہی ہی زیادہ بالا مرتبہ
 رکھتی ہے المتخصر کہ یہ امر اجماعی منصوص ہی کہ جو معجزات اگلی پیغمبر و نہیں تھی ہر حضرت میں مع شعی بل
 اشیا زیادہ تھی سو حقیر جواب لدنیہ اور خاص شعی قاضی عیاض ہی میں نقل کرتا ہے کہ یہ دونوں
 میں بن سکر حسا کی نزدیک ہی موجود قرار دینی بہت مقصر ہیں بلکہ ہمیشہ انکی لمعات میں سارا سکر
 سی روشن ہی کہ انکا قول حضرت کو بہت مقبول ہوگا سو بجا قول قوۃ الہی بالتفصیل تو یہ معجزہ خاص
 رسالت بنا ہی قریب تر باب اول میں دیکھو گی کہ خاص موجب لدنیہ میں ہی کمال تصریح و ترجمہ و بیان
 کس قدر شوق سے موجود ہو ہی لیکن یہاں ایک مقدمہ ضروری بیان جو کہ حاد اور جامع ہی تمام مطلوب
 مقصود کلی کو دو نوع میں سے نقل کر دیا جاتا ہے کہ بموجب تصریح ان دو نوشتا ہرین عادلین مقبولین سکر
 صاحب اجماعی ہی کہ حقیقت قاعدہ کلی اور قانون عام منصوص ہی و ہر طری اثبات اور ثبوت تمام
 متنازع فیہ جب کا جی چاہی کہ لی مواہب نہیں موجود یا خص نبی شعی من المعجزات والکرامات الا
 ولنبیاً کما نصوص علیہ اور شفا قاضی میں باین الفاظ ہی لم یوت نبی معجزۃ الا عند نبیائہا

او ما سوا بلع سحرنا و قد نذر الناس على ذلك انما اصل که جس جس سحره او گزشتی هر ایک بنی مخصوص
 ہی وہ سب چار بنی کے لئی ہیں یعنی اوس نام مجبور کے ساتھ ہمارے پیغمبر خدا امتیاز و اختصاص کتنی ہیں کہ اس
 نص کے ہر سب علمانی اور مثل معجزات ہر بنی کے یا بلعیم زاد سے ہمارے پیغمبر افضل پیغمبر نبی شک نہ
 تہ ہر مومن مکان جسوقت مضامین اس اندہ کلی مخصوصی اجماعی کو نقش خاطر صفا منظر اپنی رکھتا ہے تو جو
 سحر کسی پیغمبر کا صحیح اور مستند پاتا ہی بیشک و شبہ ہے چون و چہر البغیر کسی سحر و سحر لال خاطر او سر
 سحر کے خاص ہمارے پیغمبر خدا کے لئے عذوق دل سے یقین اعتقاد اسکا عین لازماً ہونی چاہیے بلکہ اسکا
 اسکا فی نفس ایمان اور خرق اجماع ہی اور لیت و علل اسبیر صعب تر ہے خطر اعتقاد سی اسکا ہر
 لازم کی نسبت کو پاس نہ کر لوسی و در کرین بعد او استخادہ و استغفار جس پر سقیہ سے استغفار
 لازم جان احادیث مصحح اور مصححات سوا شفا یغیر ملائطہ فرامین و سوج لین کہ قطع نظر حدیث
 و روایات آیت الہی اول کہ کہ خاص ثبوت نقش قدم مبارک او نقش غلین بلکہ نقش سم خیر خاص ہوا
 میں ہی پورے اگر بالفرض انتقدیر کیسے کہ یہ معتبرین خاطر نامی رسول عمری ہی باقی یا ضرر
 کہ حاجی یا راو غیر معتبر یہ ہی سنتے تب ہی ثبوت و اقرار اپنی نسبت حضرت ابراہیم کے تصدیق اسکی و انکو
 ضرورتی ضروریات ایمان سے کما انصوا علیہ چہ جا کہ ہم غفر محمدین و نقیہ دین اس کثرت بتخصیص
 مقبول رقم فرماتی ہیں کہ مرتبہ شیوع کا نمایاں ہو کر اتنے نیک نام تو ہم او دین ہدین تبار دینی میں
 اور روایات و حوالہ نام ہر ایک صاحب کتاب بار اول میں ملائطہ فرامین و سوج لین کہ یہ
 اصل حدیث و فقہ صاحبان تصانیف و تالیفات کیسے ہمارے معتبرین ثقات اسکا صحیح سی میں جو
 اپنی اپنی کتابوں میں درج کرتی ہیں و نہ اسکا ہم صاحب ہوا ہر مذہب و مذہب کے شیخ عبدالحی
 محدث محقق مسلم ثبوت شیخ جلال الدین سیوطی جسی استناد صاحب سیر شامی امام آثار جامع
 روایت ہاشمہ صغیر پر صنفی پیچہ میں منکر صاحب ہے کہتے ہیں امام ابو یوسف صغیر پر صنفی سراج موحدا

امام مالک علامہ علی بن برکان الدین جلی محدث صاحب الشان العیون فی سیر الالین الماتون
 حافظ احمد بن محمد مقری صاحب فتح المتعالم حافظ محمد بن احمد شافعی متروکی مصر شیخ رزین صاحب
 صحاح حافظ حسن دیار برکی صاحب خمیس ابن جوزی محدث ابن سبع نقشبندی شیخ ابن حجر عسقلانی
 ابن خطیب محدث صاحب قصیدہ حافظ زبیری تلمیذ ابن قیم محدث حافظ عزراں جبارکی صاحب
 شتر الجواهر صاحب قرة العناظر شیخ محمد کوی صاحب جامع المعجزات امام فخر الدین راز حافظ
 شمس الدین دمشقی صاحب معراج السجج شرف الدین ابو عبد اللہ محدث سطری حافظ ابو نعیم
 حافظ عبد اللہ دمشقی حنفی صاحب نوادر الانوار ابن حجر مکی اور قاضی عیاض صاحب شفا بقول
 منکر صاحب پیر ایسی شرطہ الخمیس پانی انصاری سجانی کہ بلا تشبیه یا ایسی بھی فایتی تہ اور ایلی بھی
 اگر منکر ہو تو ازراہ علم را سخجین اعلم میں خوار و زار اور سوا او پس ہونگی عقیدہ لطیف
 بہرہ بھی واضح ہو کہ ایک آیت تہ اور ظہور معجزہ رسول مقبول ہی با اینہ شدہ و شغب انکار و مستیاد
 بخود و لہو مضمون اعجاز شہون یقولون با فواہیم مالیس قلوبہم زبان کلم صطریٹیم منکر ہر دو
 بن عمر با عی کہ صاحب شتر معتقد معجزہ نقش قدم کی ساختہ نگار گئی کہ وہ میں نقل کتبچا ہی رہا
 حال است رخ خوب ترا بہرہ و جہ کمال است کما لا یخفی خوبی و شکل و شمایل حرکات و سکنات
 بہرہ ار نہ تو تہنا وادہ حاشیہ صفحہ پنجم رسالہ منکرہ پر اور اسطرح منہن ہذا ترجمہ شکوۃ ساختہ و ہذا
 مولینا مولو اسحق صاحب میں ہی زبان قلم پر آگیا کہ نہ بطریق نقل استہر و ادہ ہی بلکہ بطریق لغت
 سرور کائنات کہ در حقیقت منہنوں رقوم خلاصہ ام احادیث و مقامہ و مال ہر بیت شتمانی مرا
 مصحفہ مصحفہ صاحب را شہ قاضی عیاض حرمی اور نہ بطریق یا لغت یا احسن کمالا ہی علی
 البتہ کہ منہنوں را شیخ خوبان ہر نہ تو تہنا وادہ ہی ہر دو و ہر ادہ ہاخص فی شہی الخ و
 لم یوت فی مخرقہ الا عند ذلک الخ گا تم ایک اور عہدہ ان بطریق ہی علی ہر ادہ میں کہ منہنوں

صاحب
 حافظ احمد بن محمد مقری
 صاحب
 حافظ محمد بن احمد شافعی
 صاحب
 ابن حجر عسقلانی
 صاحب
 ابن خطیب
 صاحب
 شتر الجواهر
 صاحب
 شمس الدین دمشقی
 صاحب
 حافظ عبد اللہ دمشقی
 صاحب
 منکر صاحب
 پیر ایسی
 صاحب
 اگر منکر ہو تو
 ازراہ علم را
 سخجین
 اعلم میں
 خوار و زار
 اور سوا او
 پس ہونگی
 عقیدہ لطیف
 بہرہ بھی
 واضح ہو کہ
 ایک آیت تہ
 اور ظہور
 معجزہ رسول
 مقبول ہی
 با اینہ شدہ
 و شغب
 انکار و
 مستیاد
 بخود و لہو
 مضمون
 اعجاز
 شہون
 یقولون
 با فواہیم
 مالیس
 قلوبہم
 زبان
 کلم
 صطریٹیم
 منکر ہر دو
 بن عمر
 با عی کہ
 صاحب
 شتر
 معتقد
 معجزہ
 نقش
 قدم کی
 ساختہ
 نگار گئی
 کہ وہ میں
 نقل کتبچا
 ہی رہا

مولینا مولو اسحق صاحب میں ہی زبان قلم پر آگیا کہ نہ بطریق نقل استہر و ادہ ہی بلکہ بطریق لغت

باب اول ای بیا یوسلما نواب بیکو چشم دل سے تحصیل حدیث و روایات کے اسلئے تشریف
 لکھتے و عادیکن کے تشریحات کئے روایات عدیدہ و آثار کثیرہ اس معجزہ کی شہادت کو پونہ میں اور
 کس قدر شہرت رکھتا ہے محدثین میں کہ انکا اسکا انکار جلی بدیہیات مثل انکار کہ مدینہ زاد ائمہ
 و شرفا کی ہی اول کسب لہو مواب لدنیہ معتبر القول اور مقبول لفظ کہ منکر صدی لکھا جاتا
 مذہب عبارتہ و نہایت نہ کان اذ اسنی علی الصخر غاصت قدماہ فیہ کما ہو مشہور قد یاد حدیث علی
 الاسنہ و لفظ بہ شہرہ ارفی مشہور ہم و المبلغاء فی مشور ہم مع اعتقاد وہ موجود شرفی
 ابراہیم فی حجر المقام المنوہ فی التشریل فی قولہ تعافیه آیات مینات مقام ابراہیم الباقی تعینہ و انہ
 اشرہ مسلمہ التواتر القائل فیہ ابوطالب و موطی ابراہیم فی الصخر و طیبہ علی قدیم حافیہ علی
 و بانی النجاشی حدیث ابی برزہ عن معجزہ تاثر ضرب موسی فی الحجر ستا و سبعا اذ فر تو بہ نما
 اذ ماخص بنی شعیب من المعجزات و الکرامات الا و لیسنا مشرک کانصوا علیہ مع ما یوید ذلک جو
 اشر حافری بخلتہ علی قیل فی مسجد بطنیہ حتی عرف المسجد بیا حیث یقال مسجد البغلہ و اذ
 الامن سرہ سار فہم لیکون ذلک اقوی فی الایۃ و اذ صبح فی الدلائل علی ایاتہ منہ الایۃ
 التي اوتیہا الخلیل فی حجر المقام علی وجہ اعلی منہ انتہی خدارا ابی بکی کوئی صاحب نصیب
 عجا رباعی البلیہ کی اور غور کی کہ تفصیل و توثیق سے اثبات معجزہ مرقومین احمد ثانی کام
 ہی اور کس تو ضیح و توجہات تحقیق اس معجزہ کا تباہیات متنوعہ معجزات ابراہیم موسی و اسم غلبہ
 و غیر باروشن و انکار کیا ہی جس ظاہر و باہر ہے کہ اہل ہمارے معجزہ صلی کی کس قدر کثرت شہرت
 اور کس تہ اعتبار رکھتا ہے سلف و خلف میں اور باہر ہی کہ اسکی مثال امام سبکی رحمہ اور ابن نجیب
 اور حصہ ثمرہ المناظر و غیر ہم مرجع فقہاء و محدثین سلف و خلف صالحین پر تہ مثل نظیری و نظیری
 اور سودا بہر و قس را شرا سبکی مثال منسلکہ مقدمہ تصدیق علی و فضلا شہرہ الخلیل

(Extensive marginalia in Urdu script, including commentary and additional references, written in a cursive style.)

ہو کہ برجہ منقولات مفصلہ باب اول سے تشریف تمام خواص و عوام اہل ایمان کی قریب فاریہ و جادو کی
 لیکن نظر یہ ہضرا شکے بعضے حتیٰ اشغال منکر صبا بہا در جو کہ ہر طریقہ معقولیان استہدائے اہل سیر
 ہی کیطہ سبیل رکھتی ہو اور داخل در عقولات دینی ہو یعنی لکھو ان کے قدر عقولم او شکل سب سے
 بوجہ تمام و برائین مالا کلام ظاہر کردیتی ہیں تاکہ بخوبی صحت اسکی ذہن نشین و منقوش خاطر او بنی اور ہر ایک
 اسطرح خوانی ہو جو کہ بہا در منکر صبا اگر کچھ ہی عقل و ادراک سی نصیب بہرہ کنی تو خود فکر کو کام فرمایا
 منکر بلا خطہ ہر جا مدعوۃ النص صاحب ہوا اب منبہ صبا شفا مقبولین اپنی اویسہ صحتا سیہ کثیرہ
 ایسی مجموعہ شکل اول بدیہہ الاستیاج کے فوت نقش قدم رسول اکرم کا شرفی وسطہ ہندیا دروغ آشکارا
 پاورین کے مثالہ معجزہ اثر القدم فی الصخرۃ من معجزات ابراہیم النبی و آیاتہ المنصوۃ و کل معجزات ابراہیم
 و آیاتہ المنصوۃ ثابتہ لہنیۃ فہجہ اثر القدم فی الصخرۃ ثابتہ لہنیۃ کہ دلیل الصخرۃ اجماع المفسرین
 بقراءۃ المنکر الضمیم الیمیم تحت قولہ تعافیہ آیات منیات مقام ابراہیم ویران صدقہ لکیر قول صاحب
 الموسیۃ ح ما خص فی شئی من المعجزات والکرامات الادنیۃ کما انصوا علیہ اب خود منکر صاحب
 صغیر کیر اذکی اقران و اخوان میں جو جاسی بموجب تعبیر الفاظ قاضی عیاض ہی کہی قرار دیکر
 صغر امر قوتہ تصدیق نتیجہ حاصل کر سکتا ہی جو کہ مطلوب ہی ہمارا اور سب اہل ایمان کا اور شفا ہی وسطہ
 پر درین انکار معجزات و سوا عصمت کی آدر جو اذکی مرض کو اس سے ہی شفا ہو تو یا قسمت یا نصیب
 صدق ہو چکی ہضمون من یصلل شد فالہ من ما وادری تحقیق ہوئے بشارت و دعا فی قلوبہم
 فرادہم شد مرضا بلکہ قابل نذر و خطا ہو گئی ارشاد پر عتاب الذین طغوا فی البلاء و فاکتروا
 فیہا الف و نصب علیہم ربک سوطہ اب ان ربک لبالم صا و اعادنا ہد و جمیع المؤمنین
 اسرارۃ الاعتقاد الی یوم النش و بحق محمد و آلہ الامجاد یہ ہی ثبوت معجزہ مرقومہ علی سبیل الاحصاء
 کہ عطا بہ کمال صاحبان ایقنا حالانہ نور ان کے ہی سی جگہ سے رتبہ صحتہ کا حاصل ہو کر لم بھول نہ توڑ نہ مال

ایہی ہوتا ہے کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سچا ہے اور جو کچھ نہیں کہتا وہ جھوٹا ہے۔
 اور جو کچھ کہتا ہے وہ سچا ہے اور جو کچھ نہیں کہتا وہ جھوٹا ہے۔
 اور جو کچھ کہتا ہے وہ سچا ہے اور جو کچھ نہیں کہتا وہ جھوٹا ہے۔

سید المرسلین علیہ السلام کی روایت ہے کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سچا ہے اور جو کچھ نہیں کہتا وہ جھوٹا ہے۔
 مقبول اس ایمان ہی اور یہی دیکھ لینا چاہی کہ بموجب تصریح اس معتبر و مقبول منکر کے نقش سچ کی
 سبب بغل میں منسا ہو یہ اس کے بلینہ تر ہے معجزہ ابراہیم علیہ السلام اور صدق ابغہ مناصبہ صفا
 قاضی عیاض کا بیان ہے کہ ہر شخص کو چاہیے کہ سب سے باری یا فخر پر داری منکر کے غور کرے کہ کس نے
 سو میں مقبول چند کتابوں کے خاص اس کتاب کا نام ہی غضب خدا بدین مضمون لکھ دیا کہ معجزہ تو
 نہیں ہوا چنانچہ نقل عبارت حاشیہ پر لکھی جاتی ہے اب ہر شخص خیال کر لے کہ اگر کچھ عدم
 یا ضعف غیر مراتب ہی نسبت جو سر صاحب ہر سبب لکھ دیتی تو کون کونہ بگڑتا کہ جو کچھ
 کردہ کثیر محدثین ہم جنس ہوا ایک نام معتبر کہ یا تو کہنے زبان پر سے لیکن چونکہ وہ صاحب عدم
 ثبوت بلکہ عدم ہے وہ خاصہ تصریح نام ہو سکتا ہے رقم فرما جو تو اب ایسی مدعی علم تک کہ ان کے
 ہی معجزہ اثر استحلال کے اور کیا تصور کیا جاسکتا ہے یا یہ کہ چاہے کہ انکی معجزہ تو انہی ہے استحلال کا اور
 انکا عدم ثبوت وجود درکت مقبول مرقوم معجزہ رسول ہے کہ انکی انکا معجزہ نقش عدم ہے
 قلب پر نقش ہے اور قلب پر نسبت تصدیق اسکی پردہ ہو گیا چشم بصیرت از سر تا پای بصیرت کو
 تو نصیب چشم سر پہی پردہ ہو گیا مرتبہ کو را دراد کا بدیہہ کہ کتاب مرقوم میں مضمون خدا
 اصلا دکھائی ہی نہ دیا اللہ اپنی حفظ و امان میں رکھی مضمون آیہ ختم اللہ علی قلوبہم و علی
 علی ابصارہم غشاہ کا مصداق گو یا جسم ہو کر نمودار ہوا اس خدا کری یہ غرضیں کریں کہ سہو
 سے اسکی یا نام نشین کتب دیگر درج ہو گیا لیکن عند العقلا سہو عند رنگ قابلیت در قبول کے
 نہیں رکھ سکتا کہ جو اب جین معاہدہ اشاعت کیا فرما دین گے بلکہ ہم کہتی ہیں کہ یہ ہی خالی
 از اشی زہنیں کہ اس وقت ہی بصیر و بصیرت پر پردہ ہی رہا اور اگر بالفرض التقیر بغیر خط
 خدام مقام اشاعت و طبع علی من آیا تو ہی خالی از معجزہ یا اثر استحلال نہیں فافہم او تہربوا

ایہی ہوتا ہے کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سچا ہے اور جو کچھ نہیں کہتا وہ جھوٹا ہے۔
 اور جو کچھ کہتا ہے وہ سچا ہے اور جو کچھ نہیں کہتا وہ جھوٹا ہے۔
 اور جو کچھ کہتا ہے وہ سچا ہے اور جو کچھ نہیں کہتا وہ جھوٹا ہے۔

[illegible]

1/2/92

رضی ۱۳۸۳
تقریر و تدوین
علی محمد بن
عبدالله بن
مقام بن
سید الدین
روایت

فی الجمله این کتاب در بیان احوال و سیرت ائمه و اولاد ایشان است و در بیان احوال و سیرت ائمه و اولاد ایشان است و در بیان احوال و سیرت ائمه و اولاد ایشان است

در اقصای دین و دین بگری صاحب الخمیس فی اول النفس لکنتی بین ان کان لا یوثر فی الزل فله دلیل
 الصخره تحت قدمیه کذا نقل الامام فخر الدین الرازی است که حاصل عام عقلا اولی الاقدام
 باین علم کلام است مقام من بهی غیره تو به ولی کو کام فرادین آورد یاد رکش که حافظ مشق
 بگری حری اس و ایست فرعون منکر صاحب کا اور دیکو او کنا با تمام قایل بود فخر الدین راز صاحب
 تفسیر کبیر که ساتبه غصه بر ابراهیم بود و حسن تامل اورا و کدی دیکو باز دیکو که وسطی بیکانی عوام طلبه
 خوانک تنها اس نقل و تصریح صاحب خمیس بهمان منور را که دیکو که خفا کنا یا نه بیبر دیکو کا دیا یا کنا
 او رچی صفو من که فخر الدین راز بهی تفسیر کبیر من قایل بود من بخاصه حضرت ابراهیم سوطا بگری
 شهادت امام دیار بگری که تحریر فخر الدین رازی بر تفسیر کبیر و او دیکو خیاں پلا و دیکو صاحب خمیس
 در واقع بر معاذ الله هرگز به غرض فخر رازی ح کی بنین که میخیزد سخنرت من بنین بن اور تصریح و توضیح
 نام ان نامه مقام و دین بچم با بیدم که که بانی تو کئی مخصوص بتفصیل صفر شک منکر طر و تشفط طایر
 سخن من ای فاضل و او تذکره و او تهر الجواهر من که چون بر سنگ می رختی بر سرف سنگ شتر
 قدم مبارک آن سرور با بخون شمع جلال الدین سیوطی استاد صاحب سیرت می بانی کتاب انورج
 فی خصایص کبریتا لکنتی من و ما اورده رزین صاحب الصحاح فی خصایص کان اوداعطی علی الصخره
 اثر فیما چندی علی بن بران الدین محدث انسان البیون من لکنتی من رایت الامام البکر دم ذکر
 تاثیر قدمه فی الاحیاء حیث قال فی تائتیه و اثر فی الاحیاء رشیک تم لم یوثر برمل او جملی
 رطبه قال شاعر جواصل عدم تاثیر قدمه الشریف فی الزل کان لیلته ذاب الی الغاری
 فلیس کان بذاتیه فی کل رمل مینش علیه کان اذا رفع قدمه عن الزل یقول لای بگری
 صنع قدمه مینش قد فان الزل لا یتم ارا به اختصار به لیتجه لکون فی طلبه حسا فون من

فی الجمله این کتاب در بیان احوال و سیرت ائمه و اولاد ایشان است و در بیان احوال و سیرت ائمه و اولاد ایشان است و در بیان احوال و سیرت ائمه و اولاد ایشان است

فی الجمله این کتاب در بیان احوال و سیرت ائمه و اولاد ایشان است و در بیان احوال و سیرت ائمه و اولاد ایشان است و در بیان احوال و سیرت ائمه و اولاد ایشان است

و در حق مبارک را بر روی نهاد و در سنگ و دیگر امارات است و مردم به اینها

تبرک می جویند منصفاً اهل یان غور کرین که کشت سبزی و کرکس و چمن شربت نجره سم نخ کا حضرت
 او و حضرت کا کنی کا نشا تیر پرو پیر انگلیو کا انتر او بر کشت لینا او تیر تیر اسکے االی مزید برادر
 ان خلقه علی کس تفصیل محدثی تحریر سے جوید ا، نہیں معلوم ان مسکرت کی عقل پر کیا پروردگار او
 جس باکل جانا تا پندر جوین امام علی بن بران الدین سیر مرقوہ الدین سیر الکتبی بن عن
 الامام ابی بکر العربی حجت قال فی تہ عدلو طامک ان حضرت بیت المقدس من عجائب التبعات
 فابھا صخرة شفقاً فی وسط المسج الاقصی قد انقطعت من کل جهة لایسکنا الا کندی میسک
 السماء وان تقم علی الارض الا باذن فی اعلا من جهة الجنوب ثم المبین کب البراق قد
 من ملک الجنة لبعیثه وفی جهة الاخری اصابع الملائكة التي اسکنتها لما مات من تحتها الخ
 التي انفصلت من کل جهة فی معلقة بین السماء والارض وامتعت لبعیثها ان ادخل من تحتها
 لانی کنت اخاف ان یقط علی بالذنوب ثم بعد مرة دخلتها فرأیت العجايب ثمشی فی جوارها
 من کل جهة فتر استقصی عن الارض لایصل بیام الارض شیء ولا بعض شیء وبعض الجهات
 استند اعضا من بعض سمو لیس من ابن خلیل محمد بن جلیل بقدر من ابی قصیده من کتبه
 جناب پیغمبر صلی علیہ وسلم یثابها وکذلك لا اشر شیک فی الشری والصخر قد غاصت برقد کس
 سمر وین صاحب قرة العاظر که علماء کبار من یکتبه بن طلت تیلن کره القلوه
 حکما کانت یمن الخلیفه الجلاء جس بود که حضرت کی فعلین کا نقش تیر پرو پیر جو طبع تیر مجر
 قدم بر آید سے کہ با بر تیر او طابق ہی یہ مصر جو اب لہ تیر تیر حکما اہل رومن
 برکتا سب فتح المتعال من سئل اشج الحافظ الحدید سید الیم محمد بن احمد المتولی المصری الشافعی
 لوردان الزباکان لا یقع علیہ ولا یر الطل فی الشمس لا یصل کان اذاشی لایزال شری

و در حق مبارک را بر روی نهاد و در سنگ و دیگر امارات است و مردم به اینها
 تبرک می جویند منصفاً اهل یان غور کرین که کشت سبزی و کرکس و چمن شربت نجره سم نخ کا حضرت
 او و حضرت کا کنی کا نشا تیر پرو پیر انگلیو کا انتر او بر کشت لینا او تیر تیر اسکے االی مزید برادر
 ان خلقه علی کس تفصیل محدثی تحریر سے جوید ا، نہیں معلوم ان مسکرت کی عقل پر کیا پروردگار او
 جس باکل جانا تا پندر جوین امام علی بن بران الدین سیر مرقوہ الدین سیر الکتبی بن عن
 الامام ابی بکر العربی حجت قال فی تہ عدلو طامک ان حضرت بیت المقدس من عجائب التبعات
 فابھا صخرة شفقاً فی وسط المسج الاقصی قد انقطعت من کل جهة لایسکنا الا کندی میسک
 السماء وان تقم علی الارض الا باذن فی اعلا من جهة الجنوب ثم المبین کب البراق قد
 من ملک الجنة لبعیثه وفی جهة الاخری اصابع الملائكة التي اسکنتها لما مات من تحتها الخ
 التي انفصلت من کل جهة فی معلقة بین السماء والارض وامتعت لبعیثها ان ادخل من تحتها
 لانی کنت اخاف ان یقط علی بالذنوب ثم بعد مرة دخلتها فرأیت العجايب ثمشی فی جوارها
 من کل جهة فتر استقصی عن الارض لایصل بیام الارض شیء ولا بعض شیء وبعض الجهات
 استند اعضا من بعض سمو لیس من ابن خلیل محمد بن جلیل بقدر من ابی قصیده من کتبه
 جناب پیغمبر صلی علیہ وسلم یثابها وکذلك لا اشر شیک فی الشری والصخر قد غاصت برقد کس
 سمر وین صاحب قرة العاظر که علماء کبار من یکتبه بن طلت تیلن کره القلوه
 حکما کانت یمن الخلیفه الجلاء جس بود که حضرت کی فعلین کا نقش تیر پرو پیر جو طبع تیر مجر
 قدم بر آید سے کہ با بر تیر او طابق ہی یہ مصر جو اب لہ تیر تیر حکما اہل رومن
 برکتا سب فتح المتعال من سئل اشج الحافظ الحدید سید الیم محمد بن احمد المتولی المصری الشافعی
 لوردان الزباکان لا یقع علیہ ولا یر الطل فی الشمس لا یصل کان اذاشی لایزال شری

و در حق مبارک را بر روی نهاد و در سنگ و دیگر امارات است و مردم به اینها

بیتہ روایت کیا کہ اس نے فرمایا کہ میں نے اپنے والدین سے سنا ہے کہ ان کے پاس ایک کتاب تھی جس میں لکھا تھا کہ جو شخص اس کتاب کو پڑھے وہ اپنے گناہوں سے بخشا جائے گا۔

فی الزل و توثر قدمہ الشریعہ فی الصخر ایلک و نحو ذلک لما جاب نعم یعنی کہا صاحب فتح المتعال
 فی کہ سوال کی گئی شیخ حافظ محدث سرور امیر شیخ محمد خلف احمد بن محمد شافعی کہ آیا وارد ہوئی
 یہ بات کہ نہ بیہوشی نہ کبھی آنحضرت پر او تو دیکھا جاتا تھا وسطی حضرت کی سایہ سورج میں یا نہیں
 آیا ہی آنحضرت کہ جو کبھی چلتی تو نہ دیکھا مٹی یا نشانی قدم کا ریت میں اور اثر کرنا قدم نہ شریف
 پتھر سخت میں اور نہ اس کے پس جو ایسا شیخ کی کہ ان یعنی نہ کبھی پتھر ہی نہ سایہ پڑتا تھا نہ
 ہوتا تھا ریت میں اور نہ ان ہو جاتا تھا پتھر سخت میں بلکہ او بیسیوں ریت ابن سبع کے
 بیسیوں چاہتے تھے اور ان کیسے ریت سمجھ اندونو کی اور شمار کرنی چاہتی کہ چند گز کو
 اپنی جواہرین یہ بھی فرمایا کہ وہی ابن سبع و الیسا پور وغیرہما آورد باب م و تو م و باب و
 رویت ظیل تفصیل علت است او کی کہ کہ اسکا اس جگہ مورت طوات مستغنی عن البیان شیخ
 مدوح و ماہرین کہ وہ دیا ایضا ما ذکرہ السایل یہاں تک کہ کہتے ہیں و تاثیر فی الصخر ابقاء
 لآثرہ التریف و اشارۃ الی ان سمعہ لان لا خلافا لجا حدہ ممن کفر بہ و لم یبطلہ انتہی موضع
 الحاقہ باب بیسیوں شیخ عبدالحق محقق درالرجح میں لکھتی ہیں پسند ابو نعیم کہ ریت ہی محتوی ال
 سنگ جو کہ اصل منشأ ہی اثر کا چون در آمد آنحضرت غار را میل گردانید سر مبارک خود را بسو
 سنگ تا پہاں گنبد متعین و را پس نرم کر خدا سے سنگ اتنیسہ یا دربی کہ پہاں ایک مقام ہی ظہور
 طبع تر ہو معجزہ آنحضرت کا کہ آپ کی سر و پا بلکہ نعین ہم بغلہ حضرت اصد ر لئی پتھر نرم ہوئے حضرت
 ابراہیم کے لئی صرف ایک مقام میں فافسہ او تذکر و ابی بیسیوں حافظ شمس الدین ابن ناصر الدین
 و مشق معراج سبح میں لکھتے ہیں ثم لوجہ نحو محرمہ بیت المقدس و حمانا فصد من جہۃ الشرق
 اعلیٰ ما اضطربت تحت قدم نبیہا و لانت فامسکتہ الملائکۃ لما تحکرت و مالیت انتہی موضع الحاقہ
 جو بیسیوں ترجمہ و فاء الوفا میں ترجمہ بیان تفصیل سے ہے ظہر کے ہی عبارت فارصا

بیتہ روایت کیا کہ اس نے فرمایا کہ میں نے اپنے والدین سے سنا ہے کہ ان کے پاس ایک کتاب تھی جس میں لکھا تھا کہ جو شخص اس کتاب کو پڑھے وہ اپنے گناہوں سے بخشا جائے گا۔

مطهری کفہ نہ دانتی جہاں است نزد حرمہ اربعہ قبلہ کہ سیکویند اتر سم بعد آنحضرت پست و
در غریب اتر سم بعد اتر آریج مبارک آن سرور که برانجا نکیه کرده بر سنگ دیگر آثار انگشتان آن
کودم زیارت آن تبرک می جویند انتہی یکسیوین پیش خیمہ علی محمدت دراج میں یکسو
میں اگر نرم کرده شدہ پیرا داؤد نرم کرده شد سنگ سخت بر آنحضرت انتہی یکسیوین
ابن جوزی کتاب وفاء بقول منکر بہاد میں یکسو من قال ابو نعیم الحاقط لما دخل رسول اللہ الفاس
بالسہ الی الجبل لیخفف منہ غم فلان نشہ الجبل حتی اذ خل سہ واسترح الی حجر میں جل
فلان رحمتی اثر فیہ بزرعہ وساعده وذلک شہور بقصدہ الحاج ویرثو عادت صفحہ
بیت المقدس کہیئت العین فرابط بہا دانتہ والناس یقیمون بذلک الموضع التبرک الی
الیوم یقیمہ اس جگہ پر ہم یاد دلا دیتی ہیں کہ منصف باختر یاد کری ہو دیکھئے کہ مثل مواہب
کے اس کتاب کی نسبت ہی تشریف فرما کو منکر بہاد کہ ہم فرمائی میں نقل عبارت اونی منہ جو ہرینہ
صفحہ کے حاشیہ پر اس کہ کہ یکسو آری اور اس بیت مصرعہ کتاب فی بن جوزی کہ کہ سبب تفصیل
معجزہ الہ سنگ کہ یہ محقق رہتا کہ تہا ہی اصل کتاب کوئی منصف تطبیق دی پھر روح منکر
اوس صفحہ سے یاد کرنا چاہیے جبکہ کہ ایسی ذی کردار ہو جو بیت قرآنی اور احادیث حضرت رسول
کریم صحتی ہو سنا یکسیوین حافظ عبد اللہ مشتق حقی کتاب وارد الانوار میں لکھتے ہیں
اگر کہ یہ سی پائش شیعہ بیان کیا منکر کہ ہو تو عرق شرم میں ڈوبا پاتے اور پھر کہیے لفظ انکار اس
معجزہ رسید کردگار کا نہ بان پیر آدمی ہر صفا ایمان کو لازم سی خوشی اس غلط موتمن شنی کے
ارشاد و اہد اکو بغور دیکھ وہ یہ سی واما معجزہ اثر قدم النبی علی الصخر فقد بلغت عند مسلم
التبرک اعل منکر لم یظفر الی کتب اسبیرہ احوال اخیرہ منبر انتہی لہی حافظ مروج فرما میں فی
معجزہ قدم نبی کا تحقیق پوچھا ہے نزدیک پھر جایو بھیجئے شہرہ لونیجئے اس سونہرے جو کتب

کرتا ہی آنحضرتؐ سے نبین باقی رہتا اور برصغرتی اپنی کے ساتھ جلی آنحضرتؐ کے اوپر اس کی پسند و نواز
ہو اور سچرخی اس کی پسند و نواز ہو گیا تاکہ سہل ہو جلتا آنحضرتؐ کو پسند و نواز تری ساتھ شرم کر نیکی اس سے
یعنی جب پھر شرم کرتا ہی تو تو انسان کے تجویز یا د شرم چاہتی ساتھ اس کی کہ پھر ہی معاذ شہر حضرتؐ کی
فی لفت پر باوجود علم ہی کے ساتھ او خدا جلیلہ آنحضرتؐ کی پسند ہی مراد و مقصود معاشعہ جو ذکر کیا
ہی ناظمی اور سوا اسکے اس شخص سے کہ کلام کیا اور خصائص آنحضرتؐ کی لین بلا سند اور عبارت
سیوطی کہے سچ خصائص اس کی یہ ہی اور بعض کچھ سے کہ لایا ہی رزین یعنی صاحب صحاح محدث
سچ خصائص کے تہی سو لفظ اچھے پتی پھر برتوں ہو جاتا اور سین یعنی بطریق معجزہ و فوق
عادت تہیہ واضح ہو کہ تمام اس کلام شرح قصیدہ کو بلا طاق لہیان کہ ہر کہ منکر بہاد شہر ایک کلمہ
بلا سند کو پھر کہ بار دین تہی ہون صفحہ میں اپنی رسالہ شکرہ کی فرماتی میں کہ شاعران مداحین اگرچہ
معجزہ و نظم و شعر خود آورده اند مگر کچھ دیکھ بلا دلیل ایان صلاحیت اعتبار انداز و در عجیب طرز رنگ
ساز کردہ مطلب را از شرح قصیدہ مزید نگاشته و لفظی مدعا خود را پیش کشد کہ نہ شہر تہی تم انتہی تم و عبارت
بعد از اور محیط تحریر نیاورد. عبارت مابعدش این است ثم ہذا الذی ذکر ان نظم کو غیرہ من نظم علی
الخصائص لکن بلا سند الی آخر مافی شرح القصیدۃ التہنئۃ اور بعد اس کی لفظ سند پر ایک کلام طویل
بقول عبارت شرح المعجزہ وغیرہ خواہ عوام کی یہاں نیکو لا اور اپنی نسبت میں سے بڑی سند کا کچھ
یہاں تک کہ حال زور و شور سی کہتی ہیں کہ معنی بلا سند خواہ باعتبار لغت یا اصطلاح اسل حد بہرہ و
طریق قاطع بیہ اثبات شہادت الخ اور دیانت واریہ کچھ ہی کہ الی آخر مافی القصیدہ کہ کچھ خاص
مستندہ کو خود مبہم کر گئی کہ نقل عبارت مرقوم بقصد شرح جو ہمینی کہی ہو یہاں ہی سہو یا ہم ہا نہ ہو
ہو انکار کا بوجہ عجز و مرد و ہی اول تو کمال چھو دیانت ہی منکر کی کہ ریت سیوطی سچ
مختوی سند رزین صاحب صحاح پیشوا ائمہ حدیث کہ مستحکم و اعتماد جلی سند کا صاحب وغیرہ

راہ حجت کے مولوی احمد سعید صاحب مدظلہ العالی

بہت ہی سچ
کوئی ان کے ساتھ
بعض صاحبان کو
نظم میں پانچ
میں سند ہی نہیں
کہا ہی سند میں
ضروری البیان کی
چاہئے سند میں
یاد ہی ان کے ساتھ
جاری سند اور کچھ
مستندان کے ساتھ

سی قریب ظاہر ہوتا ہی قول شارحین سی ترجمہ کر کے نقل کریں اور تفسیر کلمات صاحب موصوفہ
 وغیرہ میں شریعت اہل سیر ہر حد سے نقد بقی حضرت حدیثی اکثر تک کو پیشیت رکھو و سب معجزہ
 مرقوم کو بلا دلیل غیر صالح الاعتبار لیکن فاعبر و اما اولی الایصار دوسرے نسبت دینی نیز تک باریکر
 مومنین شیعین معجزہ غیر صادق کو خود شیعہ باند ہی منکر کی کچھ عینین یہ عین نظر اسوۃ جانبین کو
 شیعہ کو باجانب سر در کائنات او منکر کو با منکرین معجزات کہ وہ معاذ اللہ حضرت کو ساحر تفسیر
 ہی کما شہد بہ کہ تبت العزیز المنان احمد قد علی حانہ قد جعل لنا فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ
 یا یہ کہا جاو کہ اب کچھ کہتا منکر کا منظر صدق المرء یقین علی عطف کا یاد رہی کہ ترک عبارت
 حسب عوم منکر اصل مفید مطلوب ثبت بنسبت کے جملہ عبارت مذکورہ یادہ تر مثبت ہمای مثبت ہی کیا
 سیطرہ تقریب علی الفطن اللیبیک چونکہ مثبت کو ضرر نہ ملے اسلئے انکار زبانی شارح قصیدہ ظاہر کرنی ہی سہی ضرر
 اوتنی ہی عبارت ضرر بیان کر دی ہو مگر ناظران با بصیر پر ہوید کہ منکر بہادر ایک مکر قول
 سی ذکر کیا اور دوسرا مکر اجسین کہ سند متقدم ہی پیشیت کیا اور صلا مضمون لا تلبس لحتی بالابر
 و تلبسوا لحتی و انتم تعلمون از نہ کیا تیسرے طرف اس کلام شارح کو حسین کیا مگر بلا سند ہی
 دیکھا کہ آپ مہوت ہو میں سند انکار اور مفید منعم زعم کرنا صا اقرار ہی خیانت کی یا انظار
 عدم بلوغ مقصود و ام کلام شارح اور سہرہ عدم عاریت ہی اطلاعات و معانی کلام جماعہ
 علی حدیث و مصطلحات محدثین ظاہر کہ ہی اور محض سو ابونا محض علمائین بلکہ اس عبارت مذکورہ
 میں ہی بہ خیانت کاریسی باز نہیں آئی کیا ہو ظاہر علی ظاہری عبارتہ المنقولہ و منقولہ لکن المرقومین
 المنسجم الصمیمہ بالجلد بہر کیف مقصود شارح نہر طریق قاطع منہ انکار منکر ہی
 اس کو جو بات کثیرہ سبب و تفصیل ظاہر کرتے لیکن یہ عجیب مقصود اختصار ہی سہی ضرر
 چند و چند قصص ہی کہدی ہیں منصف غیر متعصب نظر ان کی بھی تو دافعی ہی کہ منکر ہی محض ہو گیا

بجای بلا سندی او و سمجها بنین که مقصود از شرح کیا بی او سبب است که طایفه عدم ملوک و محاربت
موقوفه بی یا و بی اثر استلال معلوم از شکر و راهی فهم و ادب که کلام در اما تو بیشک این معجزه کو تشبیه شرح
مستند جاست او در بیان لا اما اول وجه تو هم موجب یکی عبارت بود از جمله کی مطابق و اصطلاحی جهان
علمی محدثین یکی من باین علم کلام و اصل بلاغت و معانی یکی نکات و باریکی کو یاد دین مختصر که
کلام شایع بی کاشمسن وسط استوار ظاهر بی معجزه مستند بی کیو که ده ذکر ناظم و بعضی اخبار کو بسند
کتاب بی نه اصل معجزه کو او در مویده یکی عبارت ماقبل و مابعد کما سبب فی الوجود الثانی منکر حیو تو
کمال و عوحدت و در حدیث فیهی کبری من ترائی سی کبری من اعجب العجای بی که کلام بلا سندی
و بی و بی که من آگهی که انکار معجزه کرنی لای اگر کلمه غیر ثابت زبان شرح ی نکات تو خود جدا احوال
منکر هو جا که ذاق اس کلام کامر اصطلاحی برین بر سویدا سو کا یعنی بالغرض اگر لکن تغییر ثابت بی
کوئی شوق بکتاب بی معجزه حدیث و کلام اصل حدیث نفی کو کام بنین فرما سکتی منکر بیو طریقه جمع
بین الروایتین الصحیحین المتضادین شاید یکبار بی بنو گای و سی مقام من تو بنین تو کم کیا ک نیست
صیقین و صلحا کو دیتی بنوکی بالحدیث عرف لکن بلا سندی تو امیطر اگر غیر ثابت بی خاصیت بییت و
معجزه موقوفه بیوتاب بی انکار منکر مرد و دتها اگر منکر مقدس او رخا تمه شرح سند السعاده که منکر حیو
و یکمین او رجحان بی و بی که نه کما وین هم حرر اللطوف حرف نظر بر بیت بنو سببی عبارت مقام حیات
خاتم کی نقل کو تری من بد اندک شیخ مصنف صاحب تدها و تقدس ریخا تمه بسیار تو غل نمود و مبالغه
فرموده است و مقام استقامت آمده و تقلید بعضی ازین قوم که متوغل اند درین باب کرده جمله از احادیث
جرح و طعن نموده است بعضی حکم بعد م صحبت کرده و بعضی بعد م ثبوت و بعضی حکم بوضع و افتر نمود و
بعضی خط رد و بطلان کشیده و حال آنکه دران میان احادیث هست که در کتب معتبره مذکور است
و رد کو اسی حکم دین انقضای محدثین مقبول و ائمه قدس سرک و احتجاج دران خوده سلطان اعیان

تدها و تقدس ریخا تمه بسیار تو غل نمود و مبالغه

محققان را بر این امر تاکید می‌کند که در هر صورت، هر چه در این باب گفته شده، باید با احتیاط و تدبیر در نظر گرفته شود و نباید به سادگی پذیرفته شود. (۲۵)

باب طایب در وادی حیرت و وحشت اندازد اما علم مردم صحت محسوس اصطلاح قدیمین چند را در نظر ندارد و حدیث چنانچه در مقدمه معلوم شد درجه اعلا است و دایره آن تنگ جمیع احادیث که در کتب مذکور است حتی در این شش کتاب که از اصحاح شده گویند بنده با اصطلاح این صحت است بلکه قسمیه آنها بصحاح باعتبار تعلیق است و نیز معلوم شد که حدیث صحیح است و حسن و ضعیف و هر یکی از صحیح و حسن لذات و غیره بر یکی از این اقسام سابقا معلوم شده احتیاج با عاده ذکر آن نیست اکنون که می‌خواهیم نفی صحت از حدیث بکنیم و میگوییم که این حدیث صحیح نیست یا نفی درجه اول بکنیم که صحیح لذات است یا احتمال آنکه حدیث ضعیف و تشدید که در شهر و صحیح که در وقت باشد موافق این اجزاء بعضی درین با نقل کرده ایم و قولی که گفته بصحت نرسیده نفی صحیح غیره بود یعنی در حد ذات صحیح و بکثرت طرق و تعدد روایات نیز بدیهه صحت نرسیده پس بر دویم صحیح نموده بایان می‌رسانیم و عبارت صحیح شده و صحت نرسیده یک معنی بود و بر تفصیل صحت چند امور حدیث و وحشت نبود اما آنکه می‌گویند ثابت شده و بی‌شک نرسیده ظاهر نفی درجه دوم است که حسن لذات است و نیزه و نفی مرتفعیض نیز احتمال دارد و جمیع تفادیر تواند کرد و نفی لفظ حدیث بود و نفی حدیث باین لفظ مخصوص صحیح نشده و بی‌شک نرسیده بلکه آنچه بی‌شک رسیده لفظ دیگر است مضافا حدیث درین باب بسیار دارد و باید که تغییری که در لفظ رود و او را حدیث دیگر خوانند الی آخره او بر حق محقق محدود شده بلکه گفتارهای تخمناکه در مسایل فقهیه اختلاف است که یکی بر وجود دیگری بحدیثی است و دیگری بر عدم آن است یا چندین گفته شده که در حدیثی که او را دست داده درین باب نیز مثل این اشتقاق راه دارد و بوقوعی آید شخصی یا جماعه حدیثی را تضعیف نموده یا نسبت برضع کرده اند قوم دیگر آنرا تصحیح رسانیده و اثبات نموده این معنی بر مشتمل و متفرد حدیثی است نیزه یا بر دایره اشتقاق احادیث جماعه آنکه درین باب علو و اطلاق دارند و بر تضعیف

در این باب طایب در وادی حیرت و وحشت اندازد اما علم مردم صحت محسوس اصطلاح قدیمین چند را در نظر ندارد و حدیث چنانچه در مقدمه معلوم شد درجه اعلا است و دایره آن تنگ جمیع احادیث که در کتب مذکور است حتی در این شش کتاب که از اصحاح شده گویند بنده با اصطلاح این صحت است بلکه قسمیه آنها بصحاح باعتبار تعلیق است و نیز معلوم شد که حدیث صحیح است و حسن و ضعیف و هر یکی از صحیح و حسن لذات و غیره بر یکی از این اقسام سابقا معلوم شده احتیاج با عاده ذکر آن نیست اکنون که می‌خواهیم نفی صحت از حدیث بکنیم و میگوییم که این حدیث صحیح نیست یا نفی درجه اول بکنیم که صحیح لذات است یا احتمال آنکه حدیث ضعیف و تشدید که در شهر و صحیح که در وقت باشد موافق این اجزاء بعضی درین با نقل کرده ایم و قولی که گفته بصحت نرسیده نفی صحیح غیره بود یعنی در حد ذات صحیح و بکثرت طرق و تعدد روایات نیز بدیهه صحت نرسیده پس بر دویم صحیح نموده بایان می‌رسانیم و عبارت صحیح شده و صحت نرسیده یک معنی بود و بر تفصیل صحت چند امور حدیث و وحشت نبود اما آنکه می‌گویند ثابت شده و بی‌شک نرسیده ظاهر نفی درجه دوم است که حسن لذات است و نیزه و نفی مرتفعیض نیز احتمال دارد و جمیع تفادیر تواند کرد و نفی لفظ حدیث بود و نفی حدیث باین لفظ مخصوص صحیح نشده و بی‌شک نرسیده بلکه آنچه بی‌شک رسیده لفظ دیگر است مضافا حدیث درین باب بسیار دارد و باید که تغییری که در لفظ رود و او را حدیث دیگر خوانند الی آخره او بر حق محقق محدود شده بلکه گفتارهای تخمناکه در مسایل فقهیه اختلاف است که یکی بر وجود دیگری بحدیثی است و دیگری بر عدم آن است یا چندین گفته شده که در حدیثی که او را دست داده درین باب نیز مثل این اشتقاق راه دارد و بوقوعی آید شخصی یا جماعه حدیثی را تضعیف نموده یا نسبت برضع کرده اند قوم دیگر آنرا تصحیح رسانیده و اثبات نموده این معنی بر مشتمل و متفرد حدیثی است نیزه یا بر دایره اشتقاق احادیث جماعه آنکه درین باب علو و اطلاق دارند و بر تضعیف

اینکه این نظر با اشتقاق است و در این باب طایب در وادی حیرت و وحشت اندازد اما علم مردم صحت محسوس اصطلاح قدیمین چند را در نظر ندارد و حدیث چنانچه در مقدمه معلوم شد درجه اعلا است و دایره آن تنگ جمیع احادیث که در کتب مذکور است حتی در این شش کتاب که از اصحاح شده گویند بنده با اصطلاح این صحت است بلکه قسمیه آنها بصحاح باعتبار تعلیق است و نیز معلوم شد که حدیث صحیح است و حسن و ضعیف و هر یکی از صحیح و حسن لذات و غیره بر یکی از این اقسام سابقا معلوم شده احتیاج با عاده ذکر آن نیست اکنون که می‌خواهیم نفی صحت از حدیث بکنیم و میگوییم که این حدیث صحیح نیست یا نفی درجه اول بکنیم که صحیح لذات است یا احتمال آنکه حدیث ضعیف و تشدید که در شهر و صحیح که در وقت باشد موافق این اجزاء بعضی درین با نقل کرده ایم و قولی که گفته بصحت نرسیده نفی صحیح غیره بود یعنی در حد ذات صحیح و بکثرت طرق و تعدد روایات نیز بدیهه صحت نرسیده پس بر دویم صحیح نموده بایان می‌رسانیم و عبارت صحیح شده و صحت نرسیده یک معنی بود و بر تفصیل صحت چند امور حدیث و وحشت نبود اما آنکه می‌گویند ثابت شده و بی‌شک نرسیده ظاهر نفی درجه دوم است که حسن لذات است و نیزه و نفی مرتفعیض نیز احتمال دارد و جمیع تفادیر تواند کرد و نفی لفظ حدیث بود و نفی حدیث باین لفظ مخصوص صحیح نشده و بی‌شک نرسیده بلکه آنچه بی‌شک رسیده لفظ دیگر است مضافا حدیث درین باب بسیار دارد و باید که تغییری که در لفظ رود و او را حدیث دیگر خوانند الی آخره او بر حق محقق محدود شده بلکه گفتارهای تخمناکه در مسایل فقهیه اختلاف است که یکی بر وجود دیگری بحدیثی است و دیگری بر عدم آن است یا چندین گفته شده که در حدیثی که او را دست داده درین باب نیز مثل این اشتقاق راه دارد و بوقوعی آید شخصی یا جماعه حدیثی را تضعیف نموده یا نسبت برضع کرده اند قوم دیگر آنرا تصحیح رسانیده و اثبات نموده این معنی بر مشتمل و متفرد حدیثی است نیزه یا بر دایره اشتقاق احادیث جماعه آنکه درین باب علو و اطلاق دارند و بر تضعیف

[illegible]

بشمول صاحب بخاری و صاحب مسلم انکا نام نامی پر درج کر کے شروع میں لکھیں میرا کہانی اور اس کے بعد
 الیہم کافی سندت الی النبی لانیہم قد فرغوا منہ وغیرہ یعنی تحقیق میں جو سندت کی حدیث طرف
 ان کے حدیث کی تو گو یا معنی اسناد کی طرف بنائی اسکی کہ تحقیق فارغ ہو گئی و دوسرے اور بی پر و اگر
 اوہوں نے ملکہ و اس کے اتنی اسی جابہی کے تعلیقات ہی مقبول کے مقبول متعمد ہو میں خانی تعلیقات
 الی عبد اللہ بن اسماعیل بخاری کہ بالاتفاق مجزومۃ الاعتقاد والا اعتقاد ہی اوہیں نے شروع فرمایا کہ معلوم
 جس کی کہ بہاد تمام عمر حاشیہ شرم بخاری و خلاصہ بہرین تو وہ بونڈی بنیاد ویت تو تحقیق نہ ہو و سند
 طرف زین کے یا بخاری و مسلم کی مثلاً اسی ہی حکم کی بعض کر کی الی اصل قابلہ پر بخاری و یعنی تاہم بخاری و
 صدیق اکبر بخاری یا ابوہریرہ بخاری طریق المتن اور فرم الحدیث الی قائلہ وجود صحیح و یا بخاری
 مثلاً اگر کوئی شخص حدیث نقل کرے تاہم تعلیقات بخاری وغیرہ تو گو یا کہت ہی ابوہریرہ بخاری سند ہی معتدی اور
 اس طرح زین صاحب صحاح جو سیوطی نقل کرے تو گو یا کہ زین صاحب صحاح سند ہی معتدی یا بخاری و یا کہ
 زین صاحب بخاری ہی ہم اسے نقل کرے میں پھر یہی تمام سند میں کہ بلا سند ہم وغیرہ بخاری و سند ہم وغیرہ
 گرفت کر کے کہانی انکا سند نہ ہو کہ سند بخاری ہی عین فصیح کہانی ہی اور اسے تقدیر قبول بخاری اصل
 ہوا اتنی مصرعہ لکھا ہوا نہیں اسکا کبھی قسم کا المختصر مقصود شراح کہ ناظم اور بخاری کی ملاکہ سند
 ذکر کیا کہ یہ تحقیق بلا سند ہی چنانچہ سیوطی بخاری زین صاحب صحاح مدہم تصدیق کر لیا بخاری و یا کہ بخاری
 قد تو الی اور ترجمہ رسالت پناہی بدینہ علم کہ کذا فی حاشیہ و کذا فی خلاصہ و کذا فی اشارہ پھر طریق
 قاطع چیم نہیں است الی آخرہ تاہم تیر بار گشت پیدا کیا ہم اصل عبارت بخاری و کذا فی حاشیہ نقل کر کے کہانی
 صرہ میں بعد ملاحظہ و تطبیق خط تمام اسکا سلیقہ میں ملادہ اسکی ہم لکھا و تقدیر ہی ہی بخاری و کذا فی حاشیہ نقل کر کے
 میں ترجمہ غور کر سکتا ہی تمام کتب فقہ میں ملادہ اور ہم صد و کسر و ترجمہ و کذا فی حاشیہ و کذا فی حاشیہ و کذا فی حاشیہ
 بہرین میں صرہ و احادیث و روایات سے کہ حسب طریق فقہ مدعوہ سند ذکر اسناد بہرین میں لیکن کوئی علم

[illegible]

[Handwritten signature]

[illegible]

۱۲

Handwritten signature and date: 10/10/10

کتابخانه عمومی

سہول گئی اریحاح زرین کو بھی کتبہ محمد و جین لکھ دیتی تو اگر کہتا ہوا کہ وہ دونوں کے درمیان کوئی واسطہ نہ تھا
 کی رو سے یہی شہر مسابہ ہے لیکن اپنی دلیل تو خوش ہو گئی ہے ہر چند مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ نے کہا ہے کہ
 تصنیف میں انہیں کتبہ محمد و جین کے سند خود دلائل میں اور اور محققین انہیں کتبہ محمد و جین کے ایک ایک امجاد و کتبہ
 میں مثل صاحب جلال علی محمد بن حجر کی وغیرہ کا ملاحظہ علی طری کتبہ سیمانیت عالم محمد شہر کمال الدین
 ابن ہمام اور امام کوثر شائع سلم اور محقق دہلوی وغیرہم محققین جو جو توثیق اور تصحیح امجادیت مرویہ مسلک
 مستدک کی کہ بیشتر علی شہر طنجہ میں لکھی ہے ہر ماہرین فن حدیث پر روشن آشکاری جو محقق کی ہر نظر ان
 صاحبان نظر کی کتب پر بلکہ شہر مقدمہ شرح سفر السعدیہ پر تحقیق و تہقیر کے بھی رکھتی ہے چنانچہ کہ عدم
 توثیق مستدک حاکم وغیرہ کتب محمد و جین مستدک ہی اور ہم تصدیق کی سبب و تفصیل بقول عبارت
 محققین مرقومین یہاں لکھ دیتی لیکن چونکہ یہاں ثبوت سجدہ مرقومہ بھی صاحبان تہقیر و تصحیح علی انبالہا
 کمال علی علی علی زرین صاحبان وغیرہ محققین کے سے ثابت و توثیق پر اس مقام میں اب
 گفتگو اس باب میں مستدک محض در طول کلام پر اسلمی اور مسلمہ سے طے کی شرح مناسب ہے لیکن ہم
 جو کہ پہلے ہی نصیحت کھی دیتی ہیں کہ اس قسم کی باتیں آکا پیچا و دیکھ کر غیبتیں اٹھانے یا ان پر کیا کر
 موندہ نگاہیں درخانیہ اگر کسی ایک شہر میں یا قریب قریب نہ رہتی ہیں بلکہ انہیں فلا مضل اور
 بے ضابطہ فلا مدی ہے ^{۳۲} پھر صاحب فتح المتعالم فی لطائف رسول و جوا کے لکھائی صورت
 سوال کیا کہ فی الدایج النبویہ لانا لہ النصحر و اثر قد مدد الخ صورت جواب کہ قال الخاظ السیوطی
 فی الخشایص ما اور دہ زرین صاحب الصحاح فی الخشایص لانا لہ النصحر و اثر قد مدد الخ صورت جواب کہ قال الخاظ السیوطی
 الخ مدد و جوا و قد لانا لہ النصحر و اثر قد مدد الخ صورت جواب کہ قال الخاظ السیوطی
 کان اذا منہ علی النصحر و اثر قد مدد الخ صورت جواب کہ قال الخاظ السیوطی
 صورت قد مدد الخ صورت جواب کہ قال الخاظ السیوطی

سواءی قضیه بخرید هسایس برین بکشتن برین و کان او ایست علی الرطل لاری و اگر کان او بر قدمه فی الصخر
انتهی شیت لیسویون عاظم امام احمد بن محمد تفری فتح المتعالین قدا و شیخ جلال الدین سید علی
سی لکستی برین که کسی شخص سوال کیا شیم سه کل و ذکر تجلیه و الطرطوسی فی تفسیر عالم ان النبی ما یحضر
الخذق و ظهرت البصرة و حیرت الصحابة عن کثر نزول الی الخندق و غیره اثبات ضربات و انبساط
له و تفتت صحیح و کلام ضعیف و جواب و یا شیخ فی که اما حدیث البصرة التي ظهرت فی الخندق و حیرت
عن کثر و ضربات ضربات فکسر فانه صحیح و در من طرق با نقاط متعددة فاخرجه البیهقی و ابو نعیم
و لائل النبوة من حدیث عمر بن عوف المزنی و من حدیث سلمان الفارسی من حدیث ابن عباس و ابن
فی الصحیح من حدیث جابر قال یا یوم خندق الحدیث جوی لیسویون ابو نعیم که ستمه شمس علیه صلیا
من حج نوادر القصص کے لکستی برین جالیسون بابین معجزة و وارده هم و ارعده گفت که بود سوره او
که تیر بر شانه می شد آن سنگ تحت قدم و پنجه که حدید دست و داد و پیشتا لیسویون ابو بکر
احمد بن محمد بن العباس البیهقی حدیث تفسیر عیسیٰ فی معانی ابرار من تحت قوله تعالیٰ آیات منیات مقام
ابراہیم لکستی برین و قوله تعالیٰ ای فی البیت عینات ای علامات و ضحیات مقام ابراهیم و حجر الصلب طبر
و ایضا ان قدّم الله فی مقام علیه ابراهیم عینا البیت و غزل امرة اسمعیل ابن ابراهیم و عینای اناس من الحجر
و ان هم الواهم ان حجر الصلب باریت قدی ابراهیم عینا کالجوید الطین فواجب افضلیت محرمه سمع ان
علی جمیع النبیین المرسلین بل علی تمام المخلوقات تابعة بالاتفاق قلت ان طین الحجاره تحت قدّم
بل تحت ذرعه و ساعده ایضا ثابت بالادلة السیارات و الحجج القاطرات کما تبین به لک الکملانی
تصانیفهم مثل امام الی سلیمان احمد بن محمد بن ابراهیم الخطابی و محمد بن الی و حجاج بن ابراهیم که اصرم حد
بن صالح کن سمیع بن سوید فی اعجاز البیوت فثبت افضلیت بنده الوجه ایضا و بهد الطهر لطلون قول
مرقال ان فی اسناد و کلام المعجزة الشریفة اسنادا متصفا بحدیثی که او را حدیثی که کتب انبیا و
احمد بن محمد بن العباس البیهقی حدیث تفسیر عیسیٰ فی معانی ابرار من تحت قوله تعالیٰ آیات منیات مقام

بین ایک آئین کا مقام اور ایسی ہی کردہ پتھر ہی سخت ظاہر ہوا اور میں نے ان قدم کا اس پتھر
کو گہری ہوا و سپر پر ایسے نزدیک کیا کہ یا نزدیک ٹھانی بی بی اس میں کے سر پر ایسے کا یا جس کے کا
نی او کو نکو دہی حج کی اور اگر وہ ہم کسی کو ٹھوہ ہم کر یوالا کہ پتھر سخت نرم ہوگی نیچے قدموں پر ایسے کے
مثل خیر اور مٹی کے تو کیا و صبر فی فضلیہ محمد آبرہیم پر باد جو دیکھ میں فیضیت آنحضرت تمام انبیاء و صل
پر بلکہ تمام مخلوقات پر باقائے نبوت کہتا ہوں میں کہ تحقیق نرم ہونا تیر کا نیچے قدم ہمارے تیر کے بلکہ
نیچے فرارے اوساے ان کی ہی ثابت ساتھ لایا ہرہ او چھتیا قی برہ کی جیسا کہ خبر دار کیا ہی ساتھ
کا ملون پیہ علیہ علی بن کا ملین الہی قہی اور قہیکے ہی حج تصنیفوں میں کے مثل امام ابی ہلیمہ احمد بن
محمد بن ابراہیم الخطابی اور محمد بن الکی اور اسحاق بن ابراہیم کی اسطرح تصریح کی ہی معادیر میں صالح فی
سعیہ بن ویدیسی حج اعجاز نوید کے یس ثابت ہو فضلیہ آنحضرت کی ساتھ فرود کی ہی اوسا تہہ اسکے
ظاہر ہوا البطلان قول اوس شخص کا جو کہی اسناد میں اس سحزہ شریفہ کی اسناد ضعیفہ میں خاف اب
مکرم سب کو بصد بزارہ اور کتب خانی امامہ علیہ السلام کو نوش اتھا کہ کی جیسا بجا ہر چند نظر بشارت کا
خادم الا تبار و لجاذا اقرار علم و جو اثر دالات میں الموصوفہ فاضل شہادت و وجہ ہند میں و شاہدین
عادفین مقبولین و مدعی الخا کے اور کسی نہ خرچ و تنبیہ شافعی کی خصوصاً و عموماً مکرر التعمیر ایل و فا
صا شرم و حیا کی لٹی کافی اودانی تھی مکن ہمیں نظر بر صغر اشکے قرار دے اوس شفا نام حصیم مقام امام
خدا کے باوصف فنیق مجال ای بقال سیرہ کتب سیرۃ الواصل اخری ہی عجائز بطریق شنیہ نمودہ
خروا ظاہر کرد یا حصین احادیث مرویہ حضرت ابابکر صدیق و عمر بن عوف و زید و علی بن سلیمان و
وجاہ و مکرر غیر ہم صحابہ کبار و تابعین و ترم با بعضین مداح حصین صحابی ہی رعا یا ان غمدی اور نبوت
عمومی و خصوصی نقش و بی نقش متواترہ خستہ حیات کھلا و ثقافت انا کی لب صحاح و تصانیف معتبرہ مفسرہ
بصر حیات اسناد و تویہ و نبیات عدم ضعف گواہی لای کا شکر اہل بیت و تفاسیر کا شمس وسط

ظہر ایضا العکری ذالقام یقول فی التفسیر

و سطر البتار و حسن و اشکار کرد یا سبیل و دیگرین رویت پہلی اور آہستہ اور چون پہون اور ہمارا
سوی کیون تک اور ستائیسویں اکتیسویں اور سترہویں اور پانچویں اور چارویں اور تیسویں اور بیسویں اور
کہ محوئی کہتے شہادتوں تصانیف تہیات کھلاوائے کے خیالی خطہ کی کسی کسی کو تین تہ و توحی و تو
سہاد ہو رہی کہ دبو کا اور حیات شرح حاشیہ خجہ و خلاصہ خدام سب اسگان اور بکا ہار ہو گیا سیدی
منکر بیا و تہیات سافا اور تہیات حلف سی تہیہ وین اور بعد ملا خطہ او غور و مال کے تمام بی تہیات
و شکوہ حجت و عدم حجت سہنا و وغیرہ تہیہ مر تبہ لبت ہی باب الہین ہوا حاصل کر سکتے ہیں تہیہ
ایک مضمین مہر خد کو منقوش خاطر کیے منکر حیو خیال کر لیں وہ جو صفہ ہر سالہ منکر خدام و جہ
موضوعیت خبر معجم مرقومین جنابالی ایک مضمون بی دست میں بہت معقول سمجھ کر سہرا اور عیالہ
اور تہیات شیخ ابن ہام نقل فرماتی ہیں تھیں بائگ بی محل ہی ہر نصف طالع حاشیہ تہیہ و توحی و توحی و توحی
کچھ دبو و مصححات صدر سے یہاں تہیات حاشیہ مہر خد سے پہلی روایت سی اور تہیات افضل الحمد
ابو بکر احمد صاحب تفسیرین کر روایت اخیر ہی اس کا کہ کی بیفائدہ و بکا ریلکہ ہا مشورہ ہی لکن ہم نظر خیر
صفر شکنی منکر او تہیہ مرقوم فرماتی خاص عام موجودات مفضل الذیل ہی مرد و دیہ اسکی واضح کر سکتے
ہیں اور تہیات کی سبب اسکا مضمون ہی کو نسبت بحیث لیلہ الاسری اور بیلہ الغار پر لے سری کر سکتے
عیاس مع الفارق اشکو کو طفلان کتب خوان ہی خدا کو کسی شخص ان تھانو کو واقعہ مجمع عام کہ سکتے
کجا امر و قوی مجمع عام کجا امر و قوی لیلہ الاسر و بیلہ الغار جہان ہمراہ حضرت سید ابراہیم کی سوا ذات
پاک پروردگار یا لکھ حفاظت کا یا صدیق یا غار کی دوسرے کا گذار نہیں تھا حضرت صدیق
دیکھا سو ہی را و دیکھ میں منکر صاحب جیسے مصدق متعدد و ان کہ نسلی لای جاتی اور تہیات
کہ اگر ایسے بزرگوار دیکھتے تھے تو یہ غفار کی تہون رسول صابر رسول کو چسکا اور اذیت غفار کی شوا
ہو چاہئے غفار ہی کہ محبت اسی کی عمل میں آئی بلکہ حقیقت خدا اہل ایمان و ایمان اس کا

ہی ہوا اور بارہ حجۃ الوداعہ کا بیان ہی تیسرے ایک مین نشان قدم ایک مین جوشان کیونکہ محبت
 ہی بی الوداعہ نامکمل ہے اور ثانی الجمع و اعلیٰ اولیٰ سی ہی یعنی حضرت ابراہیمؑ ہی باقی اور بالائی
 و ثانی جس قسم ابراہیمؑ پر ہر بھرتہ بھرتہ رسول کریمؐ ہی نرم ہوا کہ جب اپنا ویسا ہو گیا سحان
 ایسی مقام مین اگر کوئی شخص غیر کسی ایسی سلمان روایت کرتا تو اسکی تکذیب ہی کوئی سکتا نہ
 خدا رکھ سکتا ہے خدا حضرت صدیق اکبرؓ اپنا جس جگہ ہمراہ سودیؑ ہی اور وہی راوی کوئی پوچھے
 انکار یا دوسری کیا نہ تھا تصدیق مین اسکی تفسیل کی اس روایت کی کوئی تفسیل ضروری کوئی آیت یا حدیث
 سنی لازم آتی ہو نفی ہو سکتی ہے و نیز تصدیق مین منہج اسکی پسند ہو جائی ہو وہو کے طریقہ تحقیق مین
 دیکھو کہ اسے انفرادہ اور عام و عدم روایت دیکھو ان سوا کلیلۃ الغارہ الاسرہ ہی بیان مفقود ہی
 کیونکہ روایات قویہم غفیرہ روایات مضمرات تصدیق اور کتب کثیرہ موجودہ محمولہ روایت و تفسیر
 تفسیر کتب مفسرین و علمائے کشف الاسرار وغیرہ جامع کثیر موجود اور کتب مفسرین و علمائے
 روشن و آشکار مین پھر قیاس نامنصف علیٰ اور حوالہ مقولہ ابن ہمام کا مقام پر قیاس اول مین
 سنی اگر کوئی صفت لیجائی ہی سکر جو عقل پر نہیں معلوم کیا پردہ پر گیا ہی خدا جانے شہادۃت
 کو کسی طرف کا نام جاتی مین یا کسی موت کسی شکل کے چیز سمجھتے مین بقول ابی بندہؓ کہ گھنا ٹوٹی اکبر
 بندہ نہ ایہ نہیں کہتا کہ کوئی دیکھی گھنی کا تو کیا کہی کا بیان کوئی اوی منفر دے کہ جمع عام شہ
 جامع جمود وغیرہ کے روایت کی اور اور دیکھو اس مجمع مین روایت کی اور تکذیب کے ان سکر کو لازم
 ہی علاج کریں اپنی داغ کا اور استشفاع برود و استغفار عمل مین لا دین تھیں کے اگر کوئی صاحب
 عقل اور یک نظر بر جمیع گروہ کثیر متبعین مقرر ہو جو مرقوم ہو کہ کوئی خود اس عبارت محمولہ
 سکر و ان فی ہی کہ تمہارا گشت یہ کیا کیونکہ جب وہ سکر ثماراتی ہیتم صاحب انکار و تفسیر
 تہا سدا ہر او را طرہ سے کہہ رہا تھا انکار کے ہوا ہے کہ شہادۃت کا اسے اور وہی عدم جرم

بسبب عدم توقف مردم رویت اسلمی شیخ عبداللہ بن سید علی بن ابی طالب بن ابی طالب
 باطلع شیخ خود واضح ہو گیا مصداق حدیث کہ شیخ نے بعد وقوف رویت اسلمی شیخ صاحب جوع قول اول
 تو نہایت ظاہری علت انکار صاحب قیاس رقم ہو گئی اگر صاحب قیاس نے شیخ پر وقوف پانا
 پیر ہی شیخ رجوع ظاہر کرنا نہ قدرت فی محل ان العلول رقم عند ارتفاع احدی تو مگر منکر قدرت
 برمان اللہ بن سید علی بن ابی طالب اور شیخ جمہور کثیر و جمہور مثل انہی جمیع جمہورین رویت احادیث
 روایت صحاح و کمال فضلا اب دیکھیں منکر حیو اور شیخین آدین کہ مشبہ کون ہوتا ہی و مشبہ کون
 توفیق و تطبیق مضمون مستند کہان اور آماجگاہ تیر بار گشت کون اور کہان اور کون مگر ہی اب
 بغیر و تامل ملاحظہ فرما وین قول منقولہ شیخ ابن ہمام جو رقم فرمایا ہی کہ از انفس و واحد خبر کہ
 خلق کثیر مشبہت کی ہو یہ یا منکر بہاد کے لئی تنبیہ یہ یہی یا و رہی کہ عند اہل العلم و الایقان
 زیادہ تر باعث عدم تصریح اسمی ہر ایک قابل کا بطریق غفہ اور سبب عدم اظہار رقم الحدیث
 الی کل قاریہ علی ما طابق بتعرف الخصاصہ و حاشیہ شرح النخبہ و غیر ما نسبت بشیہ تکلیف علی صاحب
 اس قسم کی محضات یہی واضح و واضح کہ از بسکہ یہ امور خلوت او خلوت من عموما و خصوصاً بطریق
 خرق عادت واقع ہوتی ہی تو خاص عام بلا خلا ایک زبان راوی سو سو کثرت نسبت فی تخصیص و تفصیل
 روایت سنی نہیں متغنی کر دیا کجا شہد بہ قول صاحب الموابہ بہ مشہور قدیم و حدیث الخ و قول صاحب
 الخلال قد اشتبہا المحققون فی تصانیفہم من الثقات و کلم بعض الخلیل الاعور المتفاضل علی عدم شہد
 المعجزۃ فیہ من شرط جہد و عدم مارتہ الخ اور مویہ سبکی ہی تمام تصریحات مرقومہ تصانیف مستطوریہ
 وغیرہ اور ہی نام ایسی امور میں مجمع علیہ اہل ایمان و ایقان کما اشارۃ الیہ من تصریحات شیخ
 و الامام احمد فی ذیل الروایۃ الامم و الثلاثین سو بشیر احسن کر ایمان سندین سبکی کہ معجزات
 آیات فضائل سی ہی مستکلف نہیں ہو سوغات مقدمہ صحیح مسلم اعنی عن ابن سیرین لہم کچھ خوا

اولی الامر مانی نصیر است که بت موثو یا در پی که در حقیقت محفل اهل تحقیق من بر طریقی است که دنیا
والاخرة بگویند و عند المحققین است و چنانچه اولی الامر خلفای راشدین من اولی اسباب او علیهم السلام
الذین یعقون فی الاحکام شرعیة و یعلمون دینهم کما اشار الیه صریح به امام شمس محمد الدین از زاری و
و غیره ماعن ابن عباس و قول الحسن مجاهد و الصالح خلافا للشیعة فان المراد عندهم الائمة المعصیون
خلفا راشدین برین جامعیت است و در حضرت خلیفه اول سید خلفا راشدین و او صاحبان بعضی غیر
ادرجه غیر علماء و محققین اهل دین که در آیات از قول میکارند و جامع طایفه بایرین دیکه ای و در جماعه اولی
طایفه ای که بت حضرت و او خلفا راشدین سلاطین مدار الا اهل الاسلام من اهل السنة و الجماعة اولی الامر
کمی جاتی من که در دین مسیح صاحب عدل و دادین شد سلطان روم و سلطان هند که بجان
و دل صدق و اور مستغنی و مستغنی سی برکت از قدیم رسول مقبول کسی که نقل عن فقه المتعالی از
الحافظ احمد بن محمد مقری صاحب فقه المتعالی است بمصر المحمدی و مستغنی السیطان الی النصرة قاتیابی
حجراته اشره القدم النبویه و الناس نور و نه و قدر او البرکات المودیه و حقیقات سایه که کتب معتبره
تواریخ سی ذکر عمارات سلطان فرزند شاه من موجود که از انجله در فتح خاست که حالا آنرا
فتح خان خوانند این فتح خان است و اشد سلطان که بود و گویند پیش از سلطان فیروزه فوت کرد و در می بمان
در دست و بالا قدری نقش قدم محکم آن سزوست که از مدت مدید و عهد عبیدیه یا نگاه خلافت است و سلطان
هند قرن بعد قرن بخدمت لنگران مقام سیر قیام نموده و انهی موضع الحاقه حتی که آنجا شکیاه سلطان
حضرت محمد انور بپادشاه خلد و سلطنت خلفا عن سلف طریقی نیاز و بر سر می بنشینم معلوم که کسی
بسیار میرسد که کیا فی انصهر سز او مقصود که است اگر سیر سیر میکرند و بجای مراد و بجای و بجای
لیکن این بود و استی التماس قبول فرمودین ایسا ای کارهای کثیره کثیره تو بتدلی نامی اسلامی تو کاس
فرودین تا که در اصل بان عوامی که تو سلاطین صلاسی محظوظین ما علینا الالباب و انشاید من یش

نسخه خطی در کتابخانه مجلس شورای اسلامی

[illegible]

١٠٠
 ١٠١
 ١٠٢
 ١٠٣
 ١٠٤
 ١٠٥
 ١٠٦
 ١٠٧
 ١٠٨
 ١٠٩
 ١١٠
 ١١١
 ١١٢
 ١١٣
 ١١٤
 ١١٥
 ١١٦
 ١١٧
 ١١٨
 ١١٩
 ١٢٠
 ١٢١
 ١٢٢
 ١٢٣
 ١٢٤
 ١٢٥
 ١٢٦
 ١٢٧
 ١٢٨
 ١٢٩
 ١٣٠
 ١٣١
 ١٣٢
 ١٣٣
 ١٣٤
 ١٣٥
 ١٣٦
 ١٣٧
 ١٣٨
 ١٣٩
 ١٤٠
 ١٤١
 ١٤٢
 ١٤٣
 ١٤٤
 ١٤٥
 ١٤٦
 ١٤٧
 ١٤٨
 ١٤٩
 ١٥٠
 ١٥١
 ١٥٢
 ١٥٣
 ١٥٤
 ١٥٥
 ١٥٦
 ١٥٧
 ١٥٨
 ١٥٩
 ١٦٠
 ١٦١
 ١٦٢
 ١٦٣
 ١٦٤
 ١٦٥
 ١٦٦
 ١٦٧
 ١٦٨
 ١٦٩
 ١٧٠
 ١٧١
 ١٧٢
 ١٧٣
 ١٧٤
 ١٧٥
 ١٧٦
 ١٧٧
 ١٧٨
 ١٧٩
 ١٨٠
 ١٨١
 ١٨٢
 ١٨٣
 ١٨٤
 ١٨٥
 ١٨٦
 ١٨٧
 ١٨٨
 ١٨٩
 ١٩٠
 ١٩١
 ١٩٢
 ١٩٣
 ١٩٤
 ١٩٥
 ١٩٦
 ١٩٧
 ١٩٨
 ١٩٩
 ٢٠٠

چندین سال با وجود کثرت اعادی از اهل غناد و جد اللم او صاف تفسیر نمی کی عبارت
 بی هیچ فیه در اینجا با احترام آیات بیان نشناختن روشن است کی از آنها مقام ابراهیم و آن سنگی است
 که اثر قدم خلیل الرحمن بر آن بود و آن یک آیه است بلکه چهار آیه اول تا قرآن سنگ از قدم ابراهیم
 دوم و سوم قدم آن حضرت در دو کعبین سیوم بقای آن قدم مدت تا و چهارم محفوظ ماندن آن
 با وجود کثرت اعادی و آیت دیگری من دخله که در آید در اینجا کان آما باشد یا من قبل و عباد
 یعنی گنا گناه که پناه بخانه آورده است دست توفیر از او کوتاه است تا او ام که در خانه باشد انشی
 الحاحه تو اب بصداد بنکر بهاد و کو بی عبارت تعابیر چون لا نکاد کسلا کوئی بودی حضرت است
 کلا خاصه لا بریم فانی که ائین که ای عوض به او چو حسابیت شناسی کو بی چنین سوچی نیست
 بنام نامی بنکر بهاد در سی قسم از دل فی یکی تھی کہ میں حضرت ہی منفرد میں وہ حضرت عیسیٰ
 و قوف سندی اینی او زنی شیخ کے تازان تحریریت مر قو بنکر بهاد تها به جرات عطیہ تا تیر اس در کی
 ان بنکر بهاد در صلاحه اقدیر اور روح لشیخ زید میرے نہ اندیش کی او مروت دین میں جیل کو
 نام فرما ہو خود با علم من و الشیطان العجیب چوتھی وہ جو کہ او تفسیر کیا دہو کا علوم
 بجا نیکو دیا می و حاصل اسکا حسب پیشانی بر غم دیات امانت تحت میں کی بای حضرت ہو کہ با ز اور
 ملط انداز می نیست تکیہ منی عنای مضمر ان التلبس بالحق یا بطل الا یو الله تعالیٰ من کو فی غیل
 ہم مکتبت ایدیم و دل ہم مایکین افسوس بلکه صد هزار افسوس عبارت مجمل تفسیر کردار که بود
 انکر سے حاشیه پر یکی جاتی ہی اور تحت میں اسکے تو با فی او طریقی باطل او در و ائین او در کی
 سو تو را بر ناکجا آدمی طالب علم سخیل که سکتای که جانتا محول میں بخانه لا بریم حضرت الله تا ص
 نفس قدم نهانها کیست علاقه نہیں کیست او بر فرد کی ای خاصه قو مقید نہیں بلکه محو
 بر القدم فی الصحفہ او در خواص الکعبین اور الاله بعض یعنی سنگ مقام دون بعض ارباباء و

بسم الله الرحمن الرحيم

مبارک و اطلالات خاصہ ہو کائنات میں سکتا ملے منکر ہے جیسے اپنی دیکھی ہو کئی علامت یا بات کو پہلے لکھوایا اور بعد میں نصیحت علوم و فنون کے طائر کا پرانہ طالب علمی میں جو منہ خواہ کے علم کے طائر میں پڑے ہو مایو جہ فی شہی و لایو جہ فی غیرہ یا مایو جہ فی شہی و لایو جہ فی غیرہ یاد فرمائی

و جہ ان عباسی جہ انہیں ہو بہ تبادلی بطریق حق اللہ پاک ذات اللہ جہ ان آج کل بہ ہندو خیال کہ خاصہ کی قسم مستعمل ہوتا ہی تھا ملے کیا ہی غیر شا ملے کیا ہی اہل ادب کس محل پر کس پر اطلالت کرتی مروج حقیقت کہ کو کہتے ہیں اصنافی کسکو کہتی اگر رضامین و معصات شہ جہ ان کی شہادت و شہادہ حصول اکبری وغیرہ یا ہی حافظہ عالیہ میں ہے تو ایسی ہوگی میں پڑتی ہی جہ انہیں شہادت ہو نہیں معلوم کہ تعدیہ و تفسیر خاصہ لافعال اور ہی خاصہ لتفعل کتب فہر میں موجود و ان حضرت کس بات کی مقرر ہوگی اور قول صاحب تہذیب را بہ الاقدام المین من مصرات شہ ان و مختار یا ہندو دعوی حقیق نظر عالی نہیں گذری اگر گذرتی یا حافظہ عالیہ میں ہے تو فہر حفظ خاصہ یادوں کا لایا یہ انحصار مقرر و فہم الفہم عالی کی جو نہ نظر ماتی او قطع نظر اسکی یا ہندو کے فضل و علم یہی نہیں دیکھا کہ خاصہ کے معنی لغت میں کیا ہیں فی القاموس حصہ ای فضل فافہم و تدرہ ماہر فطن اس کلام بکار نظام کیفیت او ہما سکتا ہی و بہ الفضل لہن حصہ اللہ تعالیٰ باور و ترجمان تہذیب فضل المسلمین قال اللہ تبارک و تعالیٰ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء تیسرے نکار بہادر کو پہلی یہی خبر کہ مقام پر گواہات کثیرہ قرار دیا جہ ان کے بعض جگہ لفظ خاصہ ہندو کہنا ہی نصیب ہوا خود جہ ان کے بلکہ قول بعض ضعیف حتی کہ بعض قرات میں فہیۃ مینیہ ہی چاہیے تفسیر کیر میں ابن عباس و مجاہد وغیرہ اور تفسیر دشواریں ابن ابی اسیری ہی اور سعید بن منصور ابن عباس سے روایت کرتا ہی کہ ان کا ان تفسیر و فہیۃ مینیہ مقام برابر ایم چاہیے صاحب تہذیب و ہی تفسیر مقام آیات کثیرہ و قیل کہ بعض ضعیف کہی کہتے ہیں اور عقیل فطن پر تفسیر کے بیان سے ہی بات ظاہر ہے لیکن انہیں عقل کا اور پس من

میں پڑے ہو مایو جہ فی شہی و لایو جہ فی غیرہ یا مایو جہ فی شہی و لایو جہ فی غیرہ یاد فرمائی

و جہ ان عباسی جہ انہیں ہو بہ تبادلی بطریق حق اللہ پاک ذات اللہ جہ ان آج کل بہ ہندو خیال کہ خاصہ کی قسم مستعمل ہوتا ہی تھا ملے کیا ہی غیر شا ملے کیا ہی اہل ادب کس محل پر کس پر اطلالت کرتی مروج حقیقت کہ کو کہتے ہیں اصنافی کسکو کہتی اگر رضامین و معصات شہ جہ ان کی شہادت و شہادہ حصول اکبری وغیرہ یا ہی حافظہ عالیہ میں ہے تو ایسی ہوگی میں پڑتی ہی جہ انہیں شہادت ہو نہیں معلوم کہ تعدیہ و تفسیر خاصہ لافعال اور ہی خاصہ لتفعل کتب فہر میں موجود و ان حضرت کس بات کی مقرر ہوگی اور قول صاحب تہذیب را بہ الاقدام المین من مصرات شہ ان و مختار یا ہندو دعوی حقیق نظر عالی نہیں گذری اگر گذرتی یا حافظہ عالیہ میں ہے تو فہر حفظ خاصہ یادوں کا لایا یہ انحصار مقرر و فہم الفہم عالی کی جو نہ نظر ماتی او قطع نظر اسکی یا ہندو کے فضل و علم یہی نہیں دیکھا کہ خاصہ کے معنی لغت میں کیا ہیں فی القاموس حصہ ای فضل فافہم و تدرہ ماہر فطن اس کلام بکار نظام کیفیت او ہما سکتا ہی و بہ الفضل لہن حصہ اللہ تعالیٰ باور و ترجمان تہذیب فضل المسلمین قال اللہ تبارک و تعالیٰ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء تیسرے نکار بہادر کو پہلی یہی خبر کہ مقام پر گواہات کثیرہ قرار دیا جہ ان کے بعض جگہ لفظ خاصہ ہندو کہنا ہی نصیب ہوا خود جہ ان کے بلکہ قول بعض ضعیف حتی کہ بعض قرات میں فہیۃ مینیہ ہی چاہیے تفسیر کیر میں ابن عباس و مجاہد وغیرہ اور تفسیر دشواریں ابن ابی اسیری ہی اور سعید بن منصور ابن عباس سے روایت کرتا ہی کہ ان کا ان تفسیر و فہیۃ مینیہ مقام برابر ایم چاہیے صاحب تہذیب و ہی تفسیر مقام آیات کثیرہ و قیل کہ بعض ضعیف کہی کہتے ہیں اور عقیل فطن پر تفسیر کے بیان سے ہی بات ظاہر ہے لیکن انہیں عقل کا اور پس من

میں پڑے ہو مایو جہ فی شہی و لایو جہ فی غیرہ یا مایو جہ فی شہی و لایو جہ فی غیرہ یاد فرمائی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مجلسی در بیان حدیثی از امام علی علیه السلام در بیان این که هر کس در حق او سخن بگوید...

طریق نقیض قدم بطریق مجوز و خرق عادت به کثرت مراد افع هوایی چنانچه میسبب می باشد
 اوریت المقدس و در کتب شریف و غیره اکثر دیار و امصارین تبرک نقیض قدم شایع و اترایع می
 او بهینه زیاده تر ظهور فضیلتی میساری حضرت علی حضرت ابراهیم پیر کما طهر عن تصریحات المفسرین
 و المحدثین پانچون بابرین علم میزان پیر می بود ای کلمه اذا امارت قضیه مصلحتی می بود و قضیه مصلحتی
 خبر زمین میساری تو خلاصه مرام موجب تعبیر اود لوگوئی می بود بیکر اذا مفسرین می بود که ظاهر
 و نقیض قدم خاص بطریق مجوز و خرق عادت و افع هوایی چنانچه میسبب می باشد اترایع و اترایع
 صحاح و غیره ادریش و فقهاء و باب اطلاق دستمال اذا وسطی صغر اشکے منکر او پیره اندوز
 طلاب ادر حاکم علی ادری الالباب کی می تبخیر لکجه میساری که محض علیا مین میساری ادر جرات منکر میساری
 و بابرین جاد که بطریق مستقیم نموده از انبار می فاذا برق البصر الایه کلا اذا بلغت الترقی الایه
 اذا السماء انفطرت و اسرورا انفتحت و آریه اذا حضر احدکم الموت الایه و رواه اطلقتم النساء
 الایه و ان غرما اطلاق الایه و غیره آیات کثیره مین که کثرت ادر قلت تو اکتیظ بعض بعض
 جلد و قول ادر ادرین که در قوم او کما یخبره و اصدقیا متک میساری تو سید دین میساری
 ادرایه میساری غور که سنگی که طلاق نادر و ادرایه میساری یا کثیره ادرایه میساری غرض جو کجه کیس که ادرایه
 این ادرایه ادرایه غرما اطلاق مین ادر او نکاد بال کردن میساری و قس علی هذا دیکمین که شریف
 مین ادر شربا و مین عن ابی بن کعب عن النبی قال اذا کان یوم القیامة کنت امام النبی و حطیمهم
 صاحب عتیم غیر خمر و راه التری میساری ادر صحرای میساری کان النبی ادر غسل من الجنابة الحدیث ادر میساری
 مین میساری عن عائشه تصدیقه کان سول الله اذا اغتسل من الجنابة الحدیث موطا امام ابی بن اعین
 ابن عمر کان اذا اغتسل من الجنابة الحدیث ادر صواعق محرقة مین فی مناقب علی عن سلمه کان سول
 ادر غضب لم یجتر احد ان یکنه الا علی ادر الطبری راجع الی کم بدایه مین میساری باب کت الی کتابه ادرایه

مجلسی در بیان حدیثی از امام علی علیه السلام در بیان این که هر کس در حق او سخن بگوید...
 و نقیض قدم خاص بطریق مجوز و خرق عادت و افع هوایی چنانچه میسبب می باشد اترایع و اترایع
 صحاح و غیره ادریش و فقهاء و باب اطلاق دستمال اذا وسطی صغر اشکے منکر او پیره اندوز
 طلاب ادر حاکم علی ادری الالباب کی می تبخیر لکجه میساری که محض علیا مین میساری ادر جرات منکر میساری
 و بابرین جاد که بطریق مستقیم نموده از انبار می فاذا برق البصر الایه کلا اذا بلغت الترقی الایه
 اذا السماء انفطرت و اسرورا انفتحت و آریه اذا حضر احدکم الموت الایه و رواه اطلقتم النساء
 الایه و ان غرما اطلاق الایه و غیره آیات کثیره مین که کثرت ادر قلت تو اکتیظ بعض بعض
 جلد و قول ادر ادرین که در قوم او کما یخبره و اصدقیا متک میساری تو سید دین میساری
 ادرایه میساری غور که سنگی که طلاق نادر و ادرایه میساری یا کثیره ادرایه میساری غرض جو کجه کیس که ادرایه
 این ادرایه ادرایه غرما اطلاق مین ادر او نکاد بال کردن میساری و قس علی هذا دیکمین که شریف
 مین ادر شربا و مین عن ابی بن کعب عن النبی قال اذا کان یوم القیامة کنت امام النبی و حطیمهم
 صاحب عتیم غیر خمر و راه التری میساری ادر صحرای میساری کان النبی ادر غسل من الجنابة الحدیث ادر میساری
 مین میساری عن عائشه تصدیقه کان سول الله اذا اغتسل من الجنابة الحدیث موطا امام ابی بن اعین
 ابن عمر کان اذا اغتسل من الجنابة الحدیث ادر صواعق محرقة مین فی مناقب علی عن سلمه کان سول
 ادر غضب لم یجتر احد ان یکنه الا علی ادر الطبری راجع الی کم بدایه مین میساری باب کت الی کتابه ادرایه

مجلسی در بیان حدیثی از امام علی علیه السلام در بیان این که هر کس در حق او سخن بگوید...

سحر زان الطول اب تحیر لوم و جو غفلت اور انکار بزرگت خاص نقش قدیم مبارک واقع سیرت
شهر دلی کو مختصر الکتبای که بر سون لیسان کلا گوئی سول لیسان پر تعظیم و تبرک ضرور لازم می آید
توین باعث سلامت و ضلالت می باشد و واضح بود که صلوات و محبت و بویض و غیر هم کی کتب معتبره و جو با
انتم شریف کتب معتبره و تو اثر و بویض می آید و در حدیثی که سلف خلف زیارت کو سجا و تعظیم کنی
همی و نه الله الله کاف المسلم الموقن بلا توین انکار موجب قبول ناری کجاست و بیستی کتب معتبره می بطریق
نموده از حد و اعتبار بر و کار دایمی اعلی طبقات حساسی کتاب معتبره و معتبره است با دل من می
ضروری لیسان نقل کی گئی یاد و کی چای می که ذکر در سلطان فیروز شاه من بعد حال فتح عالمی مرقوم
که پیش از سلطان فیروز شاه فوت کرد و قبری در جامه است و بالا قبر وی نقش قدیم عظیم آن سرور
و در کتاب طویل القدر کرامات الاولیا تألیف نظام الدین محمد بن محمد صالح بن عبد الحسین بن بیچ احوال
خواججه محمد باقی باشد که می که مرقد نور الشیخان دلی نزدیک قدیم سول واقع است تیسری حضرت
علی مقامات حضرت مجدد الف ثانی من تصنیف مولینا بدر الدین خلیفه حضرت صوفی کاشف از
مرقوم کی وقت بزرگ دلی بزیارت تبرک مبارک سادات پناه مشرف گشت آبی مجاورت قدیم عظیم
می اندازند بدین دیباچه و گریه دست داود از اینجا بنشسته حضرت گشت چو کوی زبده القات
و البرکات الاصلیه که مقامات حضرت مجدد الف ثانی تصنیف مولینا خواججه شری احوال حضرت خواججه باقی
سج که بتقریری بیاوران بان موضع رسیده انجار خوش کرده خوشه دو گانه گذارده بود و خاک
از موضع پاک به امان الشیخان چسبیده بود و بزرگان شریف رانند که خاک این موضع دانسته باشند
لاجرم ران بجان قدما و حضرت رسالت است و نزد پادشاه راه افشا و علم ارشاد رانج و از شهر
پانچمین منتخب لشکون من چم حال حضرت باقی باشد کی قبر و دلی متصل قدیم شریف جسمی مرده افتاد
من حال خواجه باقی باشد من کی در شمس العجم و وفات نموده متصل قدیم شریف دفن شدند سالتون قطعا

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

حسابیه بین کمال بسط و تفصیل سیح حال فغان فتح خاکی دفتر بایعین های وقتیکه سلطان محمد
بلازمیت محمد دوم العالمین فرزند خواجه بود فتح خان در میان او سلطان عهد قدیم مبارک حضرت مشرک کائنات
بود تا کسی پیش از یکدیگر عالم بقاشاید آن نشان و الا نشان سپید و گدازند فتح خان بود که بجز
او دیگر حضرت محمد دوم جهان و صحت یافتن ایشان بدعا حضرت قطب المکرین پیر بابا سوار شده
بسوی پانی پت شتافت و بوقت شام را بنجاری رسید ای پسر در خانقاه عرش شتبا به حضرت محمد دوم العالمین
نزد شته اند و رفت حضرت محمد دوم و آن حجره مشغول بود و محمد و شیخ زینا که از خلفا خاص حضرت قطب
و خلفا حجره در درگاه شته ایستاده بسا قبل مستی جفیه فتح خان پاسبیده دلیرانه درون حجره رفتن
است حضرت محمد دوم نزد زینا گفت ای بچه کجایید و نمیخواهی که سلامت باز آیی گفت سلامت میروم
سلامت باز می آیم آنجا بفرمود که اگر سلامت بیایی پیر امین من پاره کنی و الا من حاجت ترا
ده کنم فتح خان چون خوانان بهین قول بود دلیرانه درون حجره رفت و دید که حضرت محمد دوم العالمین
بستریاق اندر فتح خان سوت بسته ایستاد و پیش آنکه کسی حضرت را خبر ارسازد و از زبان مبارک حضرت
گفت که که بفرمود فتح خان دشمنین بوس نموده آمد همچنان محمد و شیخ زینا راست ایستاده دیدند
فتح چگونه سلامت برآمد فرمود ای بچه تیر کشید رسید اینجا خود قضا گرفته آمدی اما تا ملی خود سلامت
از آن رسید فتح خان گفت یا حضرت از زوایا دل جان همین است به جهت من همین تقاول در دنیا
بود بود محمد و البته که کمر شربت یافتن نفس شگفتگی و تازه رویی از آنجا برگشته
ند گشت چون نزد یکدیگر رسیدند زیر رضی فرزند از آمد خواست گفت و حیا در سر رو کشید جان بچه
هم که چون این خبر سلطان رسید و عده خود بجا آورد و آن قدم مبارک حضرت در سالن پناه محمد
طیغ بر سینه او گذاشت اینهمین شیخ عبدالحق دهلوی محدث اینی بهایکو بطریق و عطو نصیحت و نصیحت
بازارت از تبرک قد شریف مدح جو یکتین بهت نصی طویل نظم من هی چند ایات او حسین

میں نے انھیں زیادہ سے زیادہ تعلیم دے کر ان کے لیے بہتر اور زیادہ نفع بخش کاموں کی تلاش کی ہے۔

ادبین کی لای جان می گه کرده رشوق پای تاسر آئی سوی مقدم پیر بوسی قدم نصیب
اور مالی ریخ خود بخاک آن پا خلقش بکعبه شکاری زان اهل صفاش فیض یابد آن
که چون مقام دلی است زان که خود نام دلی است نوین اخبار الاخبارین بحال و سید بزرگ
کی که و ان فنون بین بکاهی این دو سیده را در حرم رسیده قدم شریف حضرت عالم پناه دکن
انح و سبوتی مکره اعلی تالیف حضرت شاه محمد اکرم قدس سره احوال حضرت خواجہ بابا قدس سره
حضرت خواجہ باقی با بقدر مشهور مشیت بوقت شب در کا قدم شریف حاضری شدند تمام شب بقیه
مبارک آن سرور مرافقه میفرمود تا آنکه بحال ظاهر و معنوی حاصل حضرت در حق آنجا تو جوی آنکشته
کا در نظر بر خضار کعبه می گئی جسی با بصیرت منظور بود که تو اریخ مقبره مرقد غیره می گئی و علاوه
اسکی جمیع فقها و علمای ارحل حاضر عالم اسلام خلفاء علی با لاجتماع فیض یازین ایت اور مستند می گشت
خاضر اسر قدم تبرک کی زینتی حتی که بعد بادشاه دین پناه اولی الامر بانی حضرت محمد اورنگ زیب
عالمگیر بادشاهین و سطلی تالیف قضا و عالمگیر کی جو عجم کسب فیض اند و زحاک قدم اکبر صراط
حق کین الی انک اسکی لایعلا غرض از تلبس بر کسی قدما اور حدیثا اکل کچلوین شب طس عالم با انعام
عظمتی که بر جوی بین سیمانه قریب ملک قدوة المحققین شیخ عبدالحق قدس دلوای اور مولینا شاد
عبدالعزیز مع والد اجداد و جمیع برادران جلیل القدر اینی که میریان سوکو اسمعیل صاحبی می خود
سوی اسمعیل ملک اس کبر صبیبه منکر نہیں ہو بلکہ سب تعظیم و تکریم و تبرک مرقم مبارک کی چشمه
حاضر اور گو یا بوجع ہی سوکو اسمعیل کی ایسی با بونین تشدد و بیت نام زد زمین ادکی تقویہ کا
و غیره بوجہ زمین بر متصف صاحبان کی کہ بکین انکار معجزه کا یا خاضر اس کی مبارک
کا و یا خصوصاً پناہ یکا بلکہ سب لوگ و ان حاضر ہو اور دہرستی ہی ایسی ہزار لوگ و کچھی ہر
زندہ بین سیمانه شاد و عزیز صاحب کی مددہ صاحبہ استاد اور خیر او شس بارنگاہ بین ہو

و سبوتی مکره اعلی تالیف حضرت شاه محمد اکرم قدس سره احوال حضرت خواجہ بابا قدس سره حضرت خواجہ باقی با بقدر مشهور مشیت بوقت شب در کا قدم شریف حاضری شدند تمام شب بقیه مبارک آن سرور مرافقه میفرمود تا آنکه بحال ظاهر و معنوی حاصل حضرت در حق آنجا تو جوی آنکشته کا در نظر بر خضار کعبه می گئی جسی با بصیرت منظور بود که تو اریخ مقبره مرقد غیره می گئی و علاوه اسکی جمیع فقها و علمای ارحل حاضر عالم اسلام خلفاء علی با لاجتماع فیض یازین ایت اور مستند می گشت خاضر اسر قدم تبرک کی زینتی حتی که بعد بادشاه دین پناه اولی الامر بانی حضرت محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاهین و سطلی تالیف قضا و عالمگیر کی جو عجم کسب فیض اند و زحاک قدم اکبر صراط حق کین الی انک اسکی لایعلا غرض از تلبس بر کسی قدما اور حدیثا اکل کچلوین شب طس عالم با انعام عظمتی که بر جوی بین سیمانه قریب ملک قدوة المحققین شیخ عبدالحق قدس دلوای اور مولینا شاد عبدالعزیز مع والد اجداد و جمیع برادران جلیل القدر اینی که میریان سوکو اسمعیل صاحبی می خود سوی اسمعیل ملک اس کبر صبیبه منکر نہیں ہو بلکہ سب تعظیم و تکریم و تبرک مرقم مبارک کی چشمه حاضر اور گو یا بوجع ہی سوکو اسمعیل کی ایسی با بونین تشدد و بیت نام زد زمین ادکی تقویہ کا و غیره بوجہ زمین بر متصف صاحبان کی کہ بکین انکار معجزه کا یا خاضر اس کی مبارک کا و یا خصوصاً پناہ یکا بلکہ سب لوگ و ان حاضر ہو اور دہرستی ہی ایسی ہزار لوگ و کچھی ہر زندہ بین سیمانه شاد و عزیز صاحب کی مددہ صاحبہ استاد اور خیر او شس بارنگاہ بین ہو

عبدالعزیز مع والد اجداد و جمیع برادران جلیل القدر اینی که میریان سوکو اسمعیل صاحبی می خود

این دو را وی همی است بابت کی که حضرت مولانا فی بعد حصول زیارت و تبریک پیغمبری ارشاد
 می اینده نگاه مبارک خاندن رضوان شد چه عجب روح الامین هم سرور شد در باشد و قس علی
 خواجه مولانا رفیع الدین خیره بکمال خضوع و خشوع اسبق قد نگاه من سر فرو ری مولو اسمعیل
 خاص و آن جو در سر فرماستو بخیر تعلیم و تکریم این بنین هلا یا لب و عطا نصیحت کردی تهی تو علم رکاب
 و مورات بدعت آیات کی کردی تهی او در دوده و غیره کس هم حرام این اسیر الهی که منع کردی تهی سو
 اسیر شک بنین که هر عالم داهر کویه بات ضروری سو هم هی امورات ممنوعه و مخلوطه سی پناه مانع او
 قدرین بکمال تعظیم و تکریم بر ظاهر بی که منع مولو اسمعیل دوده و غیره کس هم حرام خود مبارک بنین
 تعظیم و توقیر خاص هم مبارک هی اکمال که تحقیق اجتماع جمیع علما اسکی عظمت تبرک بر آقا
 کمال شرف و انکار بر قدم او نهان و مستقیم اجتماع و حقیقت پناه او نهان بی یاد رکبین مکرر چو
 قال شیخ ابن تیمیّه الحنفی بی حکم تیر بازگشت بیدای و قس علی بذاتو تقریر ان شطحات اسکم من
 و سبب متوراجو کتبیه منکر بی جنبه تحریر پیشرو ادبی فتح با سلطان فیروزه و اسطی بکائی
 خواست که حقیقه طرف کی بی که بی بیتان جیسے بیتان صاحبان نقایس جیسے جواد بیتاد و صاحبان
 سوابق بر بیتانم اغفر و ارحم او ربه جو دموکال اختلاف تواریخ او رجحانیت رساله مسافران او
 سفر السیر اسطی بکائی خواست که منکر بی دیای او عیارها طول و طویل می محض قضیع کا غدر و دگر
 کام فرمایا بی جزالطوائف اتاناس که بسیار جو عوام بیان کو جنتا جانین بکالین محض علما
 بی انتون این قضیعت ظاهر کردی بین اتاناس و کیتی که اختلاف سنی ریوگی که بین اصل شی لانی
 تصور کجا سکتی بی جس و نه کو تواریخ رو انکی محمد قدم سره پونجی ده و سنه ریح اگر ایسے خلاف
 ایسی جو بر د کار لاتی بین توکل کو اختلاف تواریخ وفات آنحضرت اصل وفات آنحضرت منکر
 جو جانیگی یا او جو صد امور من اختلاف تواریخ بی سبب انکار ضرور سوکا اگر انکی ایسی منکر

این دو را وی همی است بابت کی که حضرت مولانا فی بعد حصول زیارت و تبریک پیغمبری ارشاد
 می اینده نگاه مبارک خاندن رضوان شد چه عجب روح الامین هم سرور شد در باشد و قس علی
 خواجه مولانا رفیع الدین خیره بکمال خضوع و خشوع اسبق قد نگاه من سر فرو ری مولو اسمعیل
 خاص و آن جو در سر فرماستو بخیر تعلیم و تکریم این بنین هلا یا لب و عطا نصیحت کردی تهی تو علم رکاب
 و مورات بدعت آیات کی کردی تهی او در دوده و غیره کس هم حرام این اسیر الهی که منع کردی تهی سو
 اسیر شک بنین که هر عالم داهر کویه بات ضروری سو هم هی امورات ممنوعه و مخلوطه سی پناه مانع او
 قدرین بکمال تعظیم و تکریم بر ظاهر بی که منع مولو اسمعیل دوده و غیره کس هم حرام خود مبارک بنین
 تعظیم و توقیر خاص هم مبارک هی اکمال که تحقیق اجتماع جمیع علما اسکی عظمت تبرک بر آقا
 کمال شرف و انکار بر قدم او نهان و مستقیم اجتماع و حقیقت پناه او نهان بی یاد رکبین مکرر چو
 قال شیخ ابن تیمیّه الحنفی بی حکم تیر بازگشت بیدای و قس علی بذاتو تقریر ان شطحات اسکم من
 و سبب متوراجو کتبیه منکر بی جنبه تحریر پیشرو ادبی فتح با سلطان فیروزه و اسطی بکائی
 خواست که حقیقه طرف کی بی که بی بیتان جیسے بیتان صاحبان نقایس جیسے جواد بیتاد و صاحبان
 سوابق بر بیتانم اغفر و ارحم او ربه جو دموکال اختلاف تواریخ او رجحانیت رساله مسافران او
 سفر السیر اسطی بکائی خواست که منکر بی دیای او عیارها طول و طویل می محض قضیع کا غدر و دگر
 کام فرمایا بی جزالطوائف اتاناس که بسیار جو عوام بیان کو جنتا جانین بکالین محض علما
 بی انتون این قضیعت ظاهر کردی بین اتاناس و کیتی که اختلاف سنی ریوگی که بین اصل شی لانی
 تصور کجا سکتی بی جس و نه کو تواریخ رو انکی محمد قدم سره پونجی ده و سنه ریح اگر ایسے خلاف
 ایسی جو بر د کار لاتی بین توکل کو اختلاف تواریخ وفات آنحضرت اصل وفات آنحضرت منکر
 جو جانیگی یا او جو صد امور من اختلاف تواریخ بی سبب انکار ضرور سوکا اگر انکی ایسی منکر

این دو را وی همی است بابت کی که حضرت مولانا فی بعد حصول زیارت و تبریک پیغمبری ارشاد
 می اینده نگاه مبارک خاندن رضوان شد چه عجب روح الامین هم سرور شد در باشد و قس علی
 خواجه مولانا رفیع الدین خیره بکمال خضوع و خشوع اسبق قد نگاه من سر فرو ری مولو اسمعیل
 خاص و آن جو در سر فرماستو بخیر تعلیم و تکریم این بنین هلا یا لب و عطا نصیحت کردی تهی تو علم رکاب
 و مورات بدعت آیات کی کردی تهی او در دوده و غیره کس هم حرام این اسیر الهی که منع کردی تهی سو
 اسیر شک بنین که هر عالم داهر کویه بات ضروری سو هم هی امورات ممنوعه و مخلوطه سی پناه مانع او
 قدرین بکمال تعظیم و تکریم بر ظاهر بی که منع مولو اسمعیل دوده و غیره کس هم حرام خود مبارک بنین
 تعظیم و توقیر خاص هم مبارک هی اکمال که تحقیق اجتماع جمیع علما اسکی عظمت تبرک بر آقا
 کمال شرف و انکار بر قدم او نهان و مستقیم اجتماع و حقیقت پناه او نهان بی یاد رکبین مکرر چو
 قال شیخ ابن تیمیّه الحنفی بی حکم تیر بازگشت بیدای و قس علی بذاتو تقریر ان شطحات اسکم من
 و سبب متوراجو کتبیه منکر بی جنبه تحریر پیشرو ادبی فتح با سلطان فیروزه و اسطی بکائی
 خواست که حقیقه طرف کی بی که بی بیتان جیسے بیتان صاحبان نقایس جیسے جواد بیتاد و صاحبان
 سوابق بر بیتانم اغفر و ارحم او ربه جو دموکال اختلاف تواریخ او رجحانیت رساله مسافران او
 سفر السیر اسطی بکائی خواست که منکر بی دیای او عیارها طول و طویل می محض قضیع کا غدر و دگر
 کام فرمایا بی جزالطوائف اتاناس که بسیار جو عوام بیان کو جنتا جانین بکالین محض علما
 بی انتون این قضیعت ظاهر کردی بین اتاناس و کیتی که اختلاف سنی ریوگی که بین اصل شی لانی
 تصور کجا سکتی بی جس و نه کو تواریخ رو انکی محمد قدم سره پونجی ده و سنه ریح اگر ایسے خلاف
 ایسی جو بر د کار لاتی بین توکل کو اختلاف تواریخ وفات آنحضرت اصل وفات آنحضرت منکر
 جو جانیگی یا او جو صد امور من اختلاف تواریخ بی سبب انکار ضرور سوکا اگر انکی ایسی منکر

این دو را وی همی است بابت کی که حضرت مولانا فی بعد حصول زیارت و تبریک پیغمبری ارشاد
 می اینده نگاه مبارک خاندن رضوان شد چه عجب روح الامین هم سرور شد در باشد و قس علی
 خواجه مولانا رفیع الدین خیره بکمال خضوع و خشوع اسبق قد نگاه من سر فرو ری مولو اسمعیل
 خاص و آن جو در سر فرماستو بخیر تعلیم و تکریم این بنین هلا یا لب و عطا نصیحت کردی تهی تو علم رکاب
 و مورات بدعت آیات کی کردی تهی او در دوده و غیره کس هم حرام این اسیر الهی که منع کردی تهی سو
 اسیر شک بنین که هر عالم داهر کویه بات ضروری سو هم هی امورات ممنوعه و مخلوطه سی پناه مانع او
 قدرین بکمال تعظیم و تکریم بر ظاهر بی که منع مولو اسمعیل دوده و غیره کس هم حرام خود مبارک بنین
 تعظیم و توقیر خاص هم مبارک هی اکمال که تحقیق اجتماع جمیع علما اسکی عظمت تبرک بر آقا
 کمال شرف و انکار بر قدم او نهان و مستقیم اجتماع و حقیقت پناه او نهان بی یاد رکبین مکرر چو
 قال شیخ ابن تیمیّه الحنفی بی حکم تیر بازگشت بیدای و قس علی بذاتو تقریر ان شطحات اسکم من
 و سبب متوراجو کتبیه منکر بی جنبه تحریر پیشرو ادبی فتح با سلطان فیروزه و اسطی بکائی
 خواست که حقیقه طرف کی بی که بی بیتان جیسے بیتان صاحبان نقایس جیسے جواد بیتاد و صاحبان
 سوابق بر بیتانم اغفر و ارحم او ربه جو دموکال اختلاف تواریخ او رجحانیت رساله مسافران او
 سفر السیر اسطی بکائی خواست که منکر بی دیای او عیارها طول و طویل می محض قضیع کا غدر و دگر
 کام فرمایا بی جزالطوائف اتاناس که بسیار جو عوام بیان کو جنتا جانین بکالین محض علما
 بی انتون این قضیعت ظاهر کردی بین اتاناس و کیتی که اختلاف سنی ریوگی که بین اصل شی لانی
 تصور کجا سکتی بی جس و نه کو تواریخ رو انکی محمد قدم سره پونجی ده و سنه ریح اگر ایسے خلاف
 ایسی جو بر د کار لاتی بین توکل کو اختلاف تواریخ وفات آنحضرت اصل وفات آنحضرت منکر
 جو جانیگی یا او جو صد امور من اختلاف تواریخ بی سبب انکار ضرور سوکا اگر انکی ایسی منکر

کا حرف آخر فاعل اب الہا جادی نوعیت کا بطول پوچھا ہی اسلمی اوس رہ گذری دگر ذری انقض
 باہر تاریخ و سپر نری بصیرتی اور سو کی بازی بکلا حلقہ کی تاریخ مرقوم بہ بالا و علاوہ انکی خود
 کتب محلوہ منکر سی ہو یہ اہو کی ہر شخص منصف صاحب نظر خود دیکھ سکتا ہی اور امکان توفیق میں تو ایچ
 مختلف آفت و در حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار آید و در حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار
 و قریح جہت گاہ ہر بات ہی کہ حال تمام عمر کا ہی سال واحد کا سبحان ہر حال باہر حضرت
 منکر سی کہ مقرر نامہ ہی سے ایک سالہ ترائق کر قایم کر دیا جس کا پانچ صفحہ خاطر منکر بہاد کے
 کہیں پایا جاوے کہ حقیقہ وہ سیر نامہ ہی اور اور سیر ہی غلطیاں اور زلات جو عبارت عالیہ میں
 واقع ہیں وہ ہم سہو گت اور چونکہ نظر عند المقابلہ یا نقص طبع خیال کر کے نقص گرفت ہر ایک
 امر پر خلاف خود کر م جانکر در گذر کرتی ہیں بالجمہ چونکہ مختصر آرد و اس اور ثبوت مطلوب
 جو جو امر ضروری سو لکھ نہی گئی اور در جتنی مخرجات لاطالیہ منکر میں جوابہا شاد انکی تمام
 و کمال قیصر قیصر کا قیصر ہی حاصل کر سکتا ہی سو اب چند تینہ و فواید ضروری و سطحی
 متنبہ ہر ہر انداز میں خواص عوام کی مختصر لکھتی ہیں تفہیم متنبہ بہا ہی محمد و آلہ اطہار
 صلوٰۃ علیہم اجمعین اسی بہا یوسلما نو یاد رہی کہ امانت انھرت کی افراط حسنی ہو تو مورث
 کفر ہی یاد کر مضبوط منقولہ صفحہ ۳۴ کہ حاشیہ شرح و قایہ لکھا گیا قد اجتمع الائمہ علی ان
 نبی الامر اور خود و توثیق ہر اور تعظیم و تکریم اسی علماء و محدثین کے زید ماکرم و ائمہ
 کی تو اب عہد کریم کے تو میں صاحب انھرت کی اور مذکر بات ہی بزرگوں و مجتہدین اہل بیت کے حرق
 اجماع ہی اور از روی انصاف و ایمان کہ کہیں تعظیم کو ہی جرم نہیں بلکہ تعظیم حصول ثواب
 تو میں میں بزرگ ہی جرم اور کفر یاد رہی سیکر بہا ہی کہ جو شخص موی یا کفر حضرت کو کفر موی
 تبصیر کی یا کد کو با وصف پسند خاطر ہی انھرت یا پسند کی تو ہی ہی حال ہی پر نقض کر

مقدمہ میں درج کا قصہ ابھدام اور نام لیبیا ہی بامانیہ نام تبرک معاودہ لکھن جو کہ پوچھا گیا
ف یاد رہی کہ میں کچھ ہی تبرک حضرت کا ہونا، وہاں تار ملا گیا کہ تلوہی محمد کا وہی جامع الخیرات میں لکھی
 ہیں روی الیا لکھ اخذ شعریں من بحیۃ النبوی وضع فی مینہ تبرک کا فسمیع ابو بکر من مینہ صوت القرآن
 باحسن الاصوات وطلی القاری لم یجد احد احتیاتی الی موضع الشعرین مع القرآن عندہا خفاء
 الالبی فافضہ بذلک قال یا ابابکر اعلمت ان الملائکہ تجتنبون علی شعری فقرؤ القرآن عندہ
 قاضی غفر خدایک ہی قریب الی حق بن ابی نعیم وہاں لکھ نزل عثمان من حجر الخزور بالمدینہ وبقصد
 الی الصلوۃ فی مسجد رسول اللہ والتبرک برویہ روضہ ومنبرہ وقبرہ وکلمہ ملا مس بدینہ موافق قند
 والعمود کی کا سقید البیہ الخ بقضای قاضی عیاض ابن کان بن عمر رضی اللہ عنہ علی ابنہ الذی یسکن
 رسول اللہ فی الخیمۃ ثم یضع علی وجہہ الحاصل کہ عبد بن عمر حضرت کی منبر پر تہہ کہی بہر ہی نہی
 رکبتی یعنی جس منبر پر حضرت تہہ قدم کرتی تھی عبد بن عمر کا اوس منبر پر تہہ کہی تھی بہر ہی نہی
 تھی صاحب عبد بن شہاب صحیح بخاری حدیث کان قدح لیسر فی البی الحدیث کہتے ہیں فی دلیل ان اب
 فیہ جدو البینہ من یال تبرک الحاصل کہ تعظیم تبرک ابوس جبر کا جسکو کوئی عنہ حضرت کا لگا ہو
 یا حضرت کا کوئی باسن ازروایان موجب تبرک است صحابہ ہی وقلیہ ہر اصداد وایات صحیحہ اور احادیث
 صحاح ابنی محل پر بطریق حدیث ثابت و تحقیق ہی کہ حضرت کی تبرکات سی حصول بکات مائور اور مو
 اور فعال صحابہ ہی او کتب صحاح ہو یا کسی کو یا حضرت کی کہ علیکم السلام دستہ خلفا ہی اور صحابہ
 تو تبرک لیس ہی کہانی بہر ہی صحابہ ہی اور یا مو بہر او متکران باتو لگا اور انات لکندہ مردود و مظلوم
 ہی حتی کہ اگر کوئی شخص خاک نہ بنی نہ نورہ کو رو کہ ہو ہی تو قابل درستی لگائی ہی ہی قال القاضی فی ال
 قند البی ملک فی سن، قال نثر المدینہ وہی بصرہ ثلاثین درہ و امیر بصرہ تحقیق فتوہ دیا امام مالک
 صحیح و اوس شخص کہ کہ لکھا اوس شخص خاک مدینہ کی روی ہی ساتھ ہی تریں تو کہ اور حکم کیا تہہ قید او کے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

بیان نواز در وادیون اوسکی جو تفصیل لکھتی ہیں لازم ہے کہ متکرر جو دیکھیں بہر حق مقصود
 الاختصار کیا ہے یا وہ تفصیل کے معنی رکبت مختصر آسان شاہد کافی ہے دیکھیں ہوا میں موجود
 کوئی مثال نہیں ملے گی کہ اس کو کوئی بغاوت اور خیر نہیں ہے شیطانی اور جبریں سے
 بہت اقوال نظم و شعر میں ان کا پرست کی طرح مثال میں نقل کیے گئے ہیں یا شیعہ المصطفیٰ
 روحی اللہ الخ قاضی خاں وغیرہ محققین ۷ حالات مثال نقل مبارک کی جو حضرت عائشہ رضی
 کی پاس پر رہنے لگی ہیں ان کو ہم کی پاس یا صحیح جبر نہیں ہے پاس ہی جو کہتی ہیں متکرر نہیں دیکھی
 عزیز مثال نقل کے تعظیم و تکریم سے عبرت پر خاص نقش قدم اور یہ نقش قدم جو کہ از و در حیرت محققین
 تطبیق دیا گیا تو مطابق ہی پایا اور کسی شخص کسی شخص سے لایا اور کسی کسی شخص سے لایا اور کسی
 رکب کا خاصہ پر نقش قدم تو میں یاد رکھتا ہوں کہ جو شخص اس فہم کو پہنچا دے گی نسبتاً
 ہیائی کی حالت میں اس کی ہیائی ہے لازم ہے کہ باطلہ اندراج کتب وغیرہ مصدقہ اس کی
 انکساری جمع کرین اسکا مضامین علماء و مجتہدین میں یہ بات محبوب نہیں بلکہ عین بات و یا
 حال جلال الدین سیوطی خاص سیامین احوال جناب الامام عظم و غیرہ ائمہ و مجتہدین عظام صدمہ قابل عبرت
 اور یا نہیں ہے بہر ہند اور ہر نگار شخص جمیت جاہلیت اور کوئی خیال تھا کہ کسی تفسیر موابہ وغیرہ کتب میں
 پیچھے نہیں ہو تفسیر کثیرہ ہما تھو بکیر اور خاص اور غیر کتب معتبرہ سی دیکھ لیا ان لازم ہے کہ جلد
 کو کام دماون کہو قطع نظر تھا انکی انکار کے ہزار عام خاص و اچھا ہلا و ضلالت میں پر میں آج
 زبان تری کل کو شک ہو اہی میدہ خود مغفرت ہے جامی کے رسالہ متکرر کی نفی کو جلد کام فرماؤ تو
 کو کار فرماؤ خاکو قدم مبارک کو انکساری و انکساری میں ہم پر ہے کہ اپنی موند پر ہر میں آج
 قدم مبارک کو تکریم سمجھیں ورنہ ہر روز قیامت کو یا لیتی گنت شرا کہا کہ اپنی گام نہیں لگا دے علیہ السلام
 و خذ لسانہ و دعوانا الحمد لله رب العالمین علی حاشا تدرج الخ الی مکانہ قولہ العلی العظیم قد جاز الحق

۲۹۵۳
۱۹۴۲

This book was taken from the library of the
last stamped. A fine

